کلمۂ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ o

محمد افضل احمد

افضل پبلیکشنز
H-35/A, Abul Fazl Enclave-1
Jamia Nagar, New Delhi-110025

© جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	کلمۂ شہادت
مؤلف	:	محمد افضل احمد
صفحات	:	
اشاعت	:	2011
قیمت	:	

Kalemah-e-Shahadat

By
Mohammad Afzal Ahmad

ناشر

AFZAL PUBLICATIONS
H-35/A, Abul Fazl Enclave-1
Jamia Nagar, New Delhi-110025

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلاَ خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلاَ هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (البقرة: ٦٢)

بلا شبہ ایمان لانے والے ہوں، یہودی ہوں، نصاریٰ ہوں یا صابی جو بھی اللہ اور یوم آخر پر ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا، اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور اس کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔

فہرست

☆ پیش لفظ

☆ ابتدائیہ: کلمۂ شہادت

- کلمۂ طیبہ اور کلمۂ خبیثہ
- کلمۂ شہادت

☆ باب—۱: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

- اللہ

☆ باب—۲: وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

- وَحْدَهٗ
- لَا شَرِيْكَ لَهٗ
- شرکاء کی قسمیں
- اللہ پاک اور بے عیب ہے
- شرک کی حقیقت
- شرک نا قابلِ معافی جرم
- دین خالص

☆ باب—۳: مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

- مُحَمَّداً عَبْدُهٗ
- وَرَسُوْلُهٗ
- رسالت
- قرآن کریم

☆ باب—٤: اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ایمان کی شرط

- ایمان اور عمل صالح

☆ باب—۵: اسلام

- آزمائش

☆ باب—٦: کفر

- کفر کی مختلف جہتیں اور صورتیں
- شرک
- فسق
- الحاد و دہریت
- منافقت
- ارتداد
- یکساں انجام

☆ باب—۷: علم و عقل

- حقیقی مومن

پیش لفظ

ایک دین اسلام تو وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اپنے بندوں کی فلاح وکامرانی کے لیے نازل فرمایا ہے جو قرآن کریم میں من وعن آج بھی محفوظ اور واضح ہے جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اس کے برخلاف مسلمانوں ہی کے درمیان خیرالقرون کے گزر جانے کے معاً بعد اسلام ہی کے نام پر مختلف قسم کے وضعی اور نقلی مذاہب منظر عام پر آنے شروع ہوگئے اور ہر کسی نے اپنے وضعی مذہب کو حقیقی اسلام کی حیثیت سے پیش کرنا شروع کردیا اور اس پر ایمان لانے کی لوگوں کو دعوتیں دینی شروع کردیں۔
چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خوارجی اسلام، شیعی اسلام، مرجئ اسلام، قدری اسلام، معتزلی اسلام، قرمطی اسلام، صوفی اسلام وغیرہ جیسی سینکڑوں قسمیں چند ہی سالوں کے درمیان وجود میں آگئیں اور بکثرت لوگ ان وضعی اور نقلی اسلاموں پر ایمان بھی لاتے رہے اور ان کا اتباع بھی کرتے رہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ اب تک لوگوں کے وضع کردہ مذکورہ بکثرت مذاہب کے سلسلے آج بھی جاری ہیں اور ان کے متبعین پائے جاتے ہیں بلکہ آج بھی مختلف درس گاہوں، خانقاہوں، تنظیموں، اداروں، جماعتوں، فورموں اور سوسائٹیوں نے اسلام کے نام پر اپنے اپنے اصول و عقائد، طریق ونصب العین اور اعمال واشغال کا اپنا اپنا ہیولیٰ مرتب کر رکھا ہے اور اسی کی طرف لوگوں کو رجوع ہونے کی دعوتیں پیش کررہے ہیں۔ ان میں سے ہر کسی کو اس کے متبعین بھی ملتے جاتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کے درمیان سے پھوٹنے والے مذاہب کے علاوہ غیروں سے خود ساختہ جمہوری اسلام، سیکولر اسلام، ماڈریٹ اسلام، قابل برداشت اسلام وغیرہ جیسے مختلف قسم کے ماڈرن اسلام کو بھی درآمد کیا جارہا ہے اور لوگ ان پر ایمان بھی لا رہے ہیں۔

ایسی صورت حال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس حقیقی اسلام کو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دنیوی اور اخروی صلاح وفلاح اور کامیابی وکامرانی کے لیے نازل فرمایا ہے اور جسے اس نے اپنے محبوب بندے اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں عملاً قائم اور نافذ فرما کر رہتی دنیا تک کے لیے عملی مثال بھی قائم کردی ہے، ان لوگوں کے سامنے پیش کردیا جائے جو راہ راست کے طالب اور جویا ہوں اور دل وجان سے اس کی پیروی کے لیے آمادہ بھی ہوں تاکہ وہ دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں کامیاب وکامران ہوسکیں اور اس کے ساتھ ہی جو لوگ اسے قبول کرنا اور عملاً اختیار کرنا نہ چاہیں ان پر یہ حجت وشہادت بھی ہو۔ اس کتاب کی تالیف اسی نیک اور خیرخواہانہ جذبے کے تحت اِک ادنیٰ سی کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت بخشے اور لوگوں کے لیے مفید ونافع بنائے اور اس بندۂ ناچیز کے لیے مغفرت اور خوشنودی کا ذریعہ۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ.

محمد افضل احمد

نئی دہلی

۲۰/رجب المرجب ۱۴۲۸ھ

مطابق ۴/اگست ۲۰۰۷ء

ابتدائیہ

کلمۂ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی الٰہ سوائے اللہ کے، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

کلمۂ طیبہ اور کلمۂ خبیثہ

لفظ ’’کلمہ‘‘ بطور اصطلاح انسانی زندگی اور اس کے مقصد وجود سے متعلق دل میں کوئی عقیدہ رکھنے اور اس عقیدہ وفکر کو زبان وعمل سے اقرار واظہار کرنے کو کہتے ہیں۔

حیاتِ انسانی میں دو ہی طرح کے کلمے ممکن ہیں--- ایک مبنی بر حقیقت اور دوسرا خلافِ حقیقت۔ مبنی بر حقیقت کلمے کو کلمۂ طیبہ کہا جاتا ہے اور خلافِ حقیقت کلمہ کو کلمۂ خبیثہ۔

کلمۂ طیبہ وہ عقائد صالحہ اور قول حق وصداقت ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی کامل وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت خداوندی کا اقرار واظہار کیا جاتا ہے اور جو عقیدۂ آخرت پر منتج ہوتا ہے۔ یہ کلمہ ان صالح عقائد ونظریات کا مجموعہ ہے جو فطرت انسانی کے حقائق سے پوری طرح ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ اس پورے نظام کائنات کے حقائق سے بھی پوری طرح مربوط اور منضبط ہے، جس سے انسانی زندگی ہر لمحے اور ہر طرح سے مربوط ومنسلک ہے۔ چنانچہ اس کلمہ پر پختہ یقین وایمان رکھنے اور اس کے زبان سے اقرار اور عمل سے اظہار کرنے کے نتیجے میں ایک انسان فطری طور پر زندگی کے ہر ایک شعبہ، ہر ایک محاذ اور ہر ایک مرحلے میں سلیم الطبع ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ درست فیصلے کرتا ہے، راست رو ہوتا ہے اور صحیح کردار وعمل کا نمونہ ثابت ہوتا ہے۔ کج فکری، بے راہ روی اور نجاست وخباثت سے محفوظ ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں طہارت وپاکیزگی، حسن سلوک وصلہ رحمی، عدل ومواسات، امانت ودیانت، شرافت وحسن خلق، ہمدردی وغم گساری وغیرہ جیسے اعلیٰ اخلاق وکردار کا نمونہ بن جاتا ہے۔ غرض کہ انسانیت اپنے صحیح خطوط پر پروان

چڑھتی ہے جس کے نتیجے میں اسے دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں فلاح وکامرانی اور سرخ روئی حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی فضیلتوں، برکتوں اور نعمتوں سے فیضیاب ہوتا ہے۔

یہ کلمہ ازل سے ہے اور ابد تک علیٰ حالہ رہے گا۔ نہ تو اس میں کسی ترمیم وتنسیخ کی ضرورت ہے نہ ہی کسی قسم کے حذف واضافے کی، اس لیے کہ یہ لازوال ابدی حقائق پر مبنی ہے۔

کلمۂ طیبہ کے برخلاف کلمۂ خبیثہ زندگی سے متعلق وہ مبنی بر غلط، بے حقیقت اور باطل عقائد ونظریات ہیں جنہیں انسان اپنے نظام زندگی کی بنیاد بنائے۔ جن کا نتیجہ لازماً کفر، شرک، الحاد، دہریت، بغاوت یا فسق وفجور ہے، جن کے نتیجے میں ظلم وناانصافی، خیانت وحق تلفی، لوٹ کھسوٹ، فتنہ وفساد، قتل وغارت گری، بے رحمی وقساوت قلبی وغیرہ جیسے رذیل ومذموم خصائل اور کردار پروان چڑھتے ہیں۔ اس طرح انسانی معاشرہ خباثت ونجاست سے بھر جاتا ہے، اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے کلمۂ حق وصداقت کے خلاف ہے۔ چنانچہ قانون فطرت بھی اس کلمے سے کہیں بھی اور کسی بھی طرح موافقت وتعاون نہیں کرتا بلکہ کائنات کی ہر ایک چیز اس کی تکذیب کرتی ہے اور اپنے سے دور پھینکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلمۂ خبیثہ کی بے شمار قسمیں وجود میں آتی رہتی ہیں لیکن بہت جلد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں، انہیں قرار وثبات نصیب نہیں ہوتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ لوگ ان کے نتائج سے سبق نہیں لیتے اور کلمۂ طیبہ کو اختیار نہیں کر لیتے بلکہ ان کی جگہ کوئی اور ہی کلمۂ خبیثہ وضع کر لیتے ہیں اور ان کے برے نتائج سے دوچار ہوتے رہتے ہیں اور بالآخر دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی یاس ومحرومی اور ناکامی ونامرادی ہی ان کے ہاتھ آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب اور عتاب وعذاب کے حق دار قرار پاتے ہیں۔ قرآن ان دو کلموں کو مثالوں کے ذریعہ بہت ہی بہتر انداز میں واضح کرتا ہے:

> کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کو کس چیز سے مثال دی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھی ذات کا درخت، جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں، ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنے پھل دے رہا ہے۔ یہ مثالیں اللہ اس لیے دیتا ہے کہ لوگ ان سے سبق لیں۔ اور کلمہ خبیثہ کی مثال ایک بدذات درخت کی سی ہے جو زمین کی سطح سے اکھاڑ پھینکا جاتا ہے۔ اس کے لیے کوئی استحکام نہیں ہے۔ ایمان لانے والے کو اللہ ایک قول ثابت کی بنیاد پر دنیا اور آخرت دونوں میں ثبات عطا کرتا ہے اور ظالموں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے۔ اللہ کو اختیار ہے جو چاہے کرے۔ (ابراہیم: ۲۴-۲۷)

کلمۂ شہادت

کلمۂ طیبہ کے صحیح اور پورا ادراک وفہم ہونے کے نتیجے میں اعتراف حقیقت کی صورت میں اندرون قلب سے کلمۂ شہادت کا اظہار ہوتا ہے اور بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے----اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی الٰہ سوائے اللہ کے، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔)

اس کلمے کو سچے دل سے مان لینے، قبول کر لینے اور زبان سے برملا اس کا اقرار کر لینے کے بعد ہی کوئی شخص اسلام میں داخل ہوتا ہے، مسلمان کہلاتا ہے، حزب اللہ میں شامل ہوتا ہے، اس کی رضا وخوشنودی سے سرفراز ہوتا ہے، دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، برکتوں اور رحمتوں سے فیضاب ہوتا ہے اور ابدی جنت کا حق دار قرار پاتا ہے۔

یہ کوئی جادوئی بول یا کرشماتی منتر نہیں ہے کہ اسے ادھر زبان سے ادا کیا ادھر مذکورہ تمام تبدیلیاں واقع ہوگئیں، بلکہ اس کلمے میں بہت سارے غلط، باطل، بے حقیقت، بے اصل اور لایعنی افکار وخیالات اور عقائد ونظریات کے انکار کے ساتھ ہی ساتھ بہت سارے درست عقائد و نظریات، علوم وحقائق اور فریضۂ عبادت و اطاعت کا برملا اقرار واظہار ہے۔ چنانچہ مذکورہ تمام باتوں کا قلب و زبان سے مان لینا، قبول کر لینا، گواہی دینا، اور اپنے اعمال و کردار سے ان کی تصدیق کرنا اور ان پر تاحیات قائم رہنا اور استقامت برتنا اس کلمے کا تقاضا ہے۔

اور جو کوئی ان میں سے کسی بھی حقیقت کا انکار کرے اور جھوٹ، لغو اور لایعنی باتوں کا معترف اور حامی و مددگار ہو، وہ فاسق، کافر، مشرک، ملحد اور دہریہ ہے اور اس کے اس کذب ودروغ گوئی اور اس کے نتیجے میں صادر ہونے والے اعمال کے لیے سخت ترین سزا مقرر کیا ہوا ہے۔

آئندہ صفحات میں اس کلمے کے ہر ایک جزو کو اختصار کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

☆☆☆

باب —۱

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی الٰہ سوائے اللہ تعالیٰ کے

اس کلمے کی پہلی چیز ہر طرح کے الٰہ کا انکار اور صرف ایک اللہ کے ہر طرح سے اور ہر اعتبار سے الٰہ ہونے کی گواہی دینا ہے۔

الٰہ اس ہستی کو کہتے ہیں جسے اس پوری کائنات اور اس کائنات کی ہر ایک شے کا خالق، مالک، مربی، حاکم، آقا، فرماں روا، مدبر، منتظم، منعم وغیرہ جیسی صفات میں سے تمام صفات یا ان میں سے کسی ایک یا چند صفات سے متصف قرار دیا جائے اور جس کی بخشی ہوئی نعمتوں میں سے مستفید ہونے کی بنا پر اس کی عبادت واطاعت کی جائے۔ یعنی اسے معبود ومطاع قرار دیا جائے۔ غرض کہ الٰہ اس ذات، ہستی یا وجود کو کہتے ہیں جس کو خدائی صفات میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد صفات سے متصف قرار دیا جائے۔

چنانچہ یہ فیصلہ کن بات ہے کہ ایک اللہ کے سوا دوسری کوئی بھی ہستی کسی بھی معنی میں اور کسی بھی طرح الٰہ نہیں ہے، بلکہ حق یہ ہے کہ اس پوری کائنات کی ہر ایک چیز ایک اللہ کی مخلوق ہے۔

قرآن صاف صاف بیان کرتا ہے:

> اللہ تعالیٰ ہی حقیقی الٰہ ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ زندۂ جاوید ہستی ہے جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں کوئی بھی چیز ان کی گرفتِ ادراک میں نہیں آسکتی اِلَّا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور اس کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہ ایک بزرگ وبرتر ذات ہے۔ (البقرۃ:۲۵۵)

> تمہارا حقیقی الٰہ بس ایک ہی ہے، وہ جو آسمانوں اور زمین کا اور ان تمام چیزوں کا مالک ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور سارے مشرقوں کا مالک۔ (الصّٰفّٰت:۴-۵)

> تمہارا الٰہ ایک ہی الٰہ ہے، اس رحمان اور رحیم کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں ہے۔ (البقرۃ:۱۶۳)
>
> اس زبردست اور حکمت والے کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ (آل عمران:۶)
>
> اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور وہ اللہ ہی کی ہستی ہے جس کی طاقت سب سے بالا اور جس کی حکمت نظامِ عالم میں کارفرما ہے۔ (آل عمران:۶۲)
>
> اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ (الاعراف:۱۵۸)
>
> (لوگو!) تمہارا الٰہ تو بس ایک ہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں ہے، ہر چیز پر اس کا علم حاوی ہے۔ (طٰہٰ:۹۸)
>
> تو بالا اور برتر ہے اللہ، بادشاہ حقیقی، کوئی الٰہ نہیں اس کے سوا، مالک ہے عرش کریم کا۔ (المؤمنون:۱۱۶)
>
> وہی ایک اللہ ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اسی کے لیے حمد ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، حکومت اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو۔ (القصص:۷۰)
>
> وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمان اور رحیم ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، وہ بادشاہ ہے، نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا، پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے، اس کے لیے بہترین نام ہیں۔ (الحشر:۲۲-۲۴)
>
> کوئی الٰہ نہیں مگر اللہ جو یکتا ہے، سب پر غالب، آسمانوں اور زمین کا مالک اور ان ساری چیزوں کا مالک جو ان کے درمیان ہیں، وہ زبردست بھی ہے اور درگزر کرنے والا بھی۔ (ص:۶۵-۶۶)
>
> وہ اللہ ہی ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اس کے لیے بہترین نام ہیں۔ (طٰہٰ:۸)

مذکورہ بالا آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک اللہ کے سوا کوئی دوسرا الٰہ نہ تو ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے، اس لیے کہ یہ اللہ ہی ہے جو زندۂ جاوید ہستی ہے، تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا، ان کی ضروریات کی تکمیل کرنے والا، ان کی پرورش اور نگہبانی کرنے والا ہے، وہی پوری کائنات کے نظم کو سنبھالے ہوئے ہے، ان کی تدبیر و تنظیم اسی کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ ہر چیز کا مالک، آقا اور مربی ہے۔ وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے خواہ پوشیدہ ہو یا ظاہر۔ اس کی حکومت اور اس کا اقتدار پوری کائنات پر محیط ہے۔ وہ رحمان و رحیم ہے، علیم و حکیم ہے، اقتدار و قوت کا مالک ہے، زندگی اور موت اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں، صرف وہی ذات مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبانی کرنے والا اور سبھوں پر غلبہ رکھنے والا ہے۔ غرض کہ ساری کی ساری تعریف اور اوصاف

حمیدہ اسی ایک ذات یکتا کے لیے مخصوص ہے۔ ان میں کسی صفت و قوت اور اقتدار و اختیار میں کوئی بھی شے ذرہ برابر بھی شریک و سہیم نہیں ہے اور نہ ہی کسی بھی حال میں ہو سکتی ہے اس لیے کہ کائنات کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور مخلوق ہونے کی صورت میں اس کے بندے اور محکوم ہیں اور اس کے محتاج اور طلب گار ہیں، کجا کہ ان میں سے کسی کو ادنیٰ سا الٰہ بھی قرار دیا جائے:

> حمد (تعریف و شکر) اس کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے اور آخرت میں بھی اسی کے لیے حمد ہے۔ وہ دانا اور باخبر ہے۔ جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے، ہر چیز کو وہ جانتا ہے اور وہ رحیم اور غفور ہے۔ (سبا:۱-۲)

جب اللہ تعالیٰ ہی اس پوری کائنات کا خالق، مالک، آقا، حاکم، منتظم، مدبر، رازق، متکفل، مربی، نگہبان وغیرہ سب کچھ ہے اور یہ پوری کائنات اور کائنات کی ہر ایک چیز اس کی مخلوق، محکوم اور بندہ ہے اور اس کا محتاج اور اس سے اپنی ضروریات اور کفالت کی طلب گار ہے تو یہ بات علم و عقل، ہوش و حواس اور حق و انصاف کے بھی خلاف ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو بھی خواہ کسی بھی حیثیت میں ہو اور کسی بھی حال میں ہو الٰہ گردانا جائے، اس سے امیدیں وابستہ رکھی جائیں اور ان کی عبادت و اطاعت کی جائے۔ اور اس صورت میں تو یہ جرم اور بھی سوا ہو جاتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کے الٰہ ہونے کا دلیلوں سے نفی اور رد کرتے ہوئے ان سے مطلق اور یکسر دور رہنے، ان سے کسی طرح کی امیدیں وابستہ نہ رکھنے اور ان کی عبادت و اطاعت اور فرماں برداری سے مطلقاً پرہیز کرنے کا حکم فرما دیا ہو:

> وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو، اور دن کو روشن کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔ وہی اللہ (جس نے تمہارے لیے یہ سب کچھ کیا ہے) تمہارا رب ہے، ہر چیز کا خالق، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ (المؤمن:۶۱-۶۲)
>
> وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو جائے قرار بنایا اور اوپر آسمان کا گنبد بنایا، جس نے تمہاری صورت بنائی اور بڑی ہی عمدہ بنائی، جس نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا۔ وہی اللہ (جس کے یہ کام ہیں) تمہارا رب ہے، بے حساب برکتوں والا ہے وہ کائنات کا رب، وہی زندہ ہے، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ہے۔ اسی کو تم پکارو اپنے دین کو اسی کے لیے خالص کر کے۔ ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ (المؤمن:۶۴-۶۵)
>
> آسمان میں بھی وہی ایک الٰہ ہے اور زمین میں بھی وہی ایک الٰہ۔ اور وہ حکیم و علیم ہے۔ بہت بالا و

> برتر ہے وہ جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین اور ہر اس چیز کی بادشاہی ہے جو آسمانوں اور زمین کے درمیان پائی جاتی ہے۔ اور وہی قیامت کی گھڑی کا علم رکھتا ہے۔ اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جاؤ گے۔ (الزخرف:۸۴-۸۵-)
>
> لوگو! تم پر اللہ کے جو احسانات ہیں انہیں یاد رکھو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو۔ کوئی الٰہ اس کے سوا نہیں ہے۔ (فاطر:۳)
>
> کوئی الٰہ اس (اللہ کے) سوا نہیں ہے، ہر چیز کا خالق، لہٰذا تم اسی کی عبادت واطاعت کرو۔ اور وہ ہر چیز کا کفیل ہے۔ (الانعام:۱۰۲)
>
> اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے الٰہ کو نہ پکارو۔ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، سوائے اس (اللہ) کی ذات کے۔ حکومت اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جاؤ گے۔ (القصص:۸۸)

معاملہ صرف یہی نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور شے یا وجود کو الٰہ قرار دینا اور ان سے امیدیں وابستہ رکھنا، ان سے دعائیں مانگنا، ان سے حاجتیں طلب کرنا، ان سے خوف کھانا، ان کے حکموں پر چلنا، انہیں تقدس بخشنا اور انہیں معبود ومطاع قرار دینا، ان کی مرضی اور ان کے حکم کے تابع ہونا وغیرہ جیسے غلط اور بے بنیاد عقیدہ وفکر اور طریقہ وعمل نہ صرف عقل وفکر، علم وآگہی اور حق و انصاف کے خلاف ہیں اور ان سے بچنے کے حکم کی صریح خلاف ورزی ہے، بلکہ یہ کفر وشرک اور اللہ تعالیٰ سے فسق وبغاوت بھی ہے، جن کا انجام ہمیشہ کے لیے جہنم مقرر کیا ہوا ہے جس سے مفر کی نہ تو کوئی صورت ہی ہوسکتی ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کے لیے کہیں سے کوئی مدد ہی مل سکتی ہے:

> پس بالا وبرتر ہے اللہ، حقیقی بادشاہ، کوئی الٰہ اس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش کریم کا۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو پکارے، جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔ (المؤمنون:۱۱۶-۱۱۷)
>
> اور دیکھو! اللہ کے ساتھ دوسرا الٰہ نہ بنا بیٹھو ورنہ تم جہنم میں ڈال دیے جاؤ گے، ملامت زدہ اور ہر بھلائی سے محروم ہو کر۔ (بنی اسرائیل:۳۹)

اللہ تعالیٰ کے سوا جن دوسری ہستیوں کو الٰہ کا درجہ دیا جاتا ہے، ان میں ایک قسم تو وہ ہے جن میں جنّ، بھوت، فرشتے، دیوی، دیوتا اور وفات شدہ پیر و بزرگ انسان ہیں جنہیں دعائیں سننے والا، مشکل کشا، حاجت روا اور مددگار تصور کیا جاتا ہے، کبھی تو انہیں اللہ سے تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ بھی قرار دیا جاتا ہے اور کبھی انہیں اپنا سفارشی بھی۔ اس کے علاوہ ان سے ضرر پہنچنے کا

خوف بھی دامن گیر ہوتا ہے کہ ان کے کسی طرح ناراض ہو جانے کی صورت میں ان پر آفتیں اور مصیبتیں بھی نازل ہوسکتی ہیں۔ چنانچہ بسا اوقات ان کی شبیہیں، تصویریں، خاکے اور مجسمے بنا کر ان سے دعائیں مانگی جاتی ہیں اور اپنی حاجتیں ان کے سامنے پیش کی جاتی ہیں:

> ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے الٰہ بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے پشت پناہ ہوں گے۔ (مریم:۸۱)
>
> اور انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے الٰہ بنا لیے ہیں اور (ان سے) یہ امید رکھتے ہیں کہ ان کی مدد کی جائے گی۔ (یٰس:۷۴)
>
> (وہ اپنے فرض کیے ہوئے الٰہوں کے متعلق کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کردیں۔ (الزمر:۳)
>
> (اپنے ٹھیرائے ہوئے الٰہوں سے متعلق) وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ (یونس:۱۸)
>
> ہودؑ کی قوم کے لوگوں نے ہودؑ سے کہا: ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ تیرے اوپر ہمارے الٰہوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے۔ (ہود:۵۴)

لوگوں کے ٹھیرائے ہوئے الٰہوں کی ایک قسم ہے علماء، مشائخ اور درویش، جنہیں اللہ ہی کی طرح واضع قانون وطریقہ سمجھا جاتا ہے، جن کے قائم کردہ حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا جاتا ہے، خواہ وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حلال وحرام سے متصادم ہی کیوں نہ ہوں، انہیں اقتدار اعلیٰ کی کرسی پر بٹھایا جاتا ہے جن کے اوامر ونواہی کے لیے اللہ اور اس کے رسولؐ سے سند لینے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی ہے۔ ایسے لوگ بزعم خود دراصل خود کو خدائی اختیارات کا مالک قرار دیتے ہیں اور ان کے اس طرح کے حقوق کو تسلیم کرنے والے دراصل انہیں الٰہ قرار دیتے ہیں:

> انھوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی، حالاں کہ ان کو ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت واطاعت کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وہ جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (التوبۃ:۳۱)

اسی طرح اللہ کے حکم کی سند کے بغیر کسی طاغوت --- شخص، گروہ، جماعت، ادارہ، تنظیم، معاشرہ، قبیلہ، قوم، حکومت، ریاست، عدالت، طبقۂ علماء واحبار، درویش، رہنما، دانش ور، نظام حکومت، نظام سیاست، نظام معیشت،، نظام معاشرت وغیرہ --- کے مقرر کیے ہوئے زندگی سے متعلق رواج، طریقے، ضابطے یا قانون کو جائز اصول وقانون، سمجھنا اور ان پر عمل کرنا دراصل ان کو الٰہ قرار دینا ہے:

> کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک مقرر کر رکھے ہیں جو نظامِ زندگی کے ایسے احکام مقرر کردیے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا ہے۔ (الشوریٰ:۲۱)

ان کو ایک الٰہ واحد (اللہ) کے سوا کسی کی عبادت واطاعت کا حکم نہیں دیا گیا، وہ جس کے سوا کوئی الٰہ (مستحق عبادت واطاعت) نہیں۔ (التوبۃ:۳۱)

چنانچہ اللہ تعالیٰ مزید تاکیدی حکم فرماتا ہے:

لوگو! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے، اس کا اتباع کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں (طاغوتوں) کا اتباع نہ کرو۔ (الاعراف:۳)

صرف ایک اللہ کی عبادت واطاعت کرو اور طاغوت (کی اطاعت) سے بچو۔ (النحل:۳۶)

غرض لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کرنے اور اس کی گواہی دینے کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا تمام فرضی، بے حقیقت اور غلط الٰہوں کی الوہیت اور معبودیت کا یکسر اور مطلق انکار کردیا جائے اور ہر لحاظ سے صرف ایک اللہ کو اس کی تمام صفات اور اس کے تمام محاسن وکمالات کے ساتھ الٰہ، معبود اور مطاع تسلیم کرلیا جائے۔

اللہ

اللہ کون ہے کیا ہے اور کن حیثیتوں سے اس ذات واحد پر ایمان لانا ضروری ہے اس کی اللہ تعالیٰ نے خود ہی ہمیں تعلیم دی ہے۔ یہ تعلیم اس لیے بھی اس نے ہمیں بخشی ہے کہ ہم خود اپنے آپ سے یا کسی اور ذریعے سے اللہ اور اس کی ذات وصفات کا علم حاصل بھی نہیں کرسکتے۔ مثلاً وہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اسی نے زمین وآسمان اور ان کے درمیان تمام چیزوں کی تخلیق فرمائی اور پھر عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ اس نے سورج، چاند اور تارے بنائے اور ان کو ایک قانون کا پابند بنادیا جس کے تحت وہ سبھی ایک مقررہ وقت تک کے لیے پابند ہیں۔ رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات کا سلسلہ قائم کیا۔ اس نے زمین کو وسعت بخشی، پہاڑوں اور دریاؤں کو وجود بخشا، رزق رسانی کے لیے آسمان سے بارش کا نظم فرمایا اور طرح طرح کے پھل پیدا کیے۔ سمندروں اور دریاؤں کو ہمارے لیے مسخر کیا تاکہ اس پر کشتیاں چلیں۔ اس نے انسانوں کو بہترین ساخت پر پیدا فرمایا۔ اس نے انسانوں کے لیے مویشی جانور پیدا کیے تاکہ ان پر سواری اور مال برداری کی جاسکے اور ان سے مختلف قسم کے دوسرے فائدے حاصل کیے جاسکیں۔ اور ایسی بے شمار نعمتیں انسانوں کو بخشیں جن کی انہیں ضرورت تھی اور ان کی نشو ونما اور ان کی زندگیوں کو رواں دواں رکھنے کے لیے لازمی تھیں۔ اس نے انسانوں کے لیے زندگی اور موت

کے مرحلے مقرر کیے وغیرہ۔ غرض کہ اللہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے:

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (النور:۳۵)

اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ (النمل:۲۶)

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور زمین کی قسم سے بھی ان ہی کے مانند۔ (الطلاق:۱۲)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کے بعد عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ اس کے سوا تمہارا کوئی ولی ومددگار ہے اور نہ ہی اس کے آگے سفارش کرنے والا۔ (السجدۃ:۴)

اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔ آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ اور جو لوگ اللہ کی آیات سے کفر کرتے ہیں وہی گھاٹے میں رہنے والے ہیں۔ (الزمر:۶۲-۶۳)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو ایسے سہاروں کے بغیر قائم کیا جو تم کو نظر آتے ہوں، پھر وہ اپنے تختِ سلطنت پر جلوہ فرما ہوا۔ اور اس نے آفتاب اور ماہتاب کو ایک قانون کا پابند بنایا۔ اس کے سارے نظام کی ہر چیز ایک وقت مقرر تک کے لیے چل رہی ہے اور اللہ ہی اس سارے کام کی تدبیر کررہا ہے۔ وہ نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے...... اور وہی ہے جس نے زمین پھیلا رکھی ہے، اس میں پہاڑوں کے کھونٹے گاڑ رکھے ہیں اور دریا بہادیے ہیں۔ اسی نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کیے اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے۔ (الرعد:۲-۳)

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس کی بدولت زمین سرسبز ہوجاتی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ لطیف اور خبیر ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ بے شک وہی غنی اور حمید ہے۔ (الحج:۶۳)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے تمہاری رزق رسانی کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے، جس نے کشتی کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور دریاؤں کو تمہارے لیے مسخر کیا، جس نے سورج اور چاند کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ لگاتار چلے جارہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر کیا، جس نے وہ سب کچھ تمہیں دیا جو تم نے طلب کیا (یعنی جو کچھ مطلوب تھا اور جن چیزوں کی بھی حاجت تھی)۔ اگر تم ان نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کرسکتے۔ (ابراہیم:۳۲-۳۴)

بے شک دانے اور گٹھلی پھاڑنے والا اللہ ہے۔ وہی زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور وہی مردہ کو زندہ سے خارج کرتا ہے۔ (الانعام:۹۵)

اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اور وہ بادل اٹھاتی ہیں، پھر ان بادلوں کو آسمان میں پھیلاتا ہے جس

طرح چاہتا ہے اور انہیں ٹکڑیوں میں تقسیم کرتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش کے قطرے بادل سے ٹپکے چلے آتے ہیں۔(الروم:۴۸)

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو جائے قرار بنایا اور اوپر آسمان کا گنبد بنا دیا، جس نے تمہاری صورت بنائی اور بڑی ہی عمدہ بنائی، جس نے تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا۔ وہی اللہ (جس نے یہ سب کچھ کیا) تمہارا رب ہے، بے حساب برکتوں والا ہے وہ تمام جہانوں کا رب۔(المؤمن:۶۴)

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں؟ اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے، سب ایک وقت مقرر تک کے لیے چلے جا رہے ہیں اور (اسی طرح) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔(لقمان:۲۹)

اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں وہ موت دیتا ہے، پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا۔(الروم:۴۰)

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کیا تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں اس میں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور شکر گزار رہو۔ اس نے آسمانوں اور زمین کی ساری چیزوں کو تمہارے لیے مسخر کر دیا، سب کچھ اپنے پاس سے۔(الجاثیۃ:۱۲-۱۳)

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے یہ مویشی جانور بنائے ہیں تاکہ ان میں سے کسی پر تم سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ۔ اور ان کے اندر تمہارے لیے اور بھی بہت سے منافع ہیں۔(المؤمن:۷۹-۸۰)

اللہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔(النور:۴۵)

اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا خالق ہے، چنانچہ اس پوری کائنات کا مالک اور حاکم بھی وہی ہے۔ تمام موجودات اس کی نظروں کے سامنے اور اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس کی راہ میں مزاحم نہیں ہے۔ وہ تمام پوشیدہ سے پوشیدہ باتوں کا پوری طرح علم رکھتا ہے، بلکہ سینوں کے اندر چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔ وہ ہر چیز کا سننے اور جاننے والا ہے۔ وہ باریک بین ہے۔ لہٰذا، وہ پوری کائنات کے تمام معاملات کی تدبیر بھی کر رہا ہے۔ وہ اس کائنات کی ہر ایک چیز کی پرورش اور نگہداشت کر رہا ہے۔ تمام موجودات ہر لمحے اپنی حاجتیں اسی سے طلب کر رہے ہیں اور اسی کی کفالت میں ہیں۔ مثلاً---

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ بے شک وہ غنی اور حمید ہے۔(الحج:۶۴)

آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان تمام موجودات کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔(المائدۃ:۱۲۰)

اللہ وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے اور سب کچھ اللہ کے سامنے ہے۔(البروج:۹)

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کو حق پر قائم کیا ہے۔(ابراہیم:۱۹)

یقیناً اللہ ہی کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے۔ اسی کے اختیار میں زندگی اور موت ہے۔(التوبۃ:۱۱۶)

بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔(الحج:۱۸)

اور اللہ تمام غیب کی باتوں کا پوری طرح علم رکھتا ہے۔(التوبۃ:۷۸)

اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔(البقرۃ:۲۹)

یقیناً اللہ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔(آل عمران:۵)

بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ چیز سے واقف ہے۔ وہ سینوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔(فاطر:۳۸)

اور کیا یہ جانتے نہیں ہیں کہ جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں، اللہ کو سب باتوں کا علم ہے۔(البقرۃ:۷۷)

اور سب کچھ سننے اور جاننے والا تو اللہ ہی ہے۔(المائدۃ:۷۶)

یہ کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔(الطلاق:۱۲)

بے شک اللہ تعالیٰ باریک بین اور باخبر ہے۔(لقمان:۱۶)

وہ آسمان سے لے کر زمین تک پوری کائنات کے معاملات کی تدبیر کرتا ہے۔(السجدۃ:۵)

آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سبھی اپنی اپنی حاجتیں اسی سے مانگ رہے ہیں۔(الرحمٰن ۲۹)

بے شک وہ اللہ ہی ہے، رزاق، بڑی قوت والا اور زبردست۔(الذاریات:۵۸)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خیر و شر دونوں سے آگاہی فرما دی ہے اور ان دونوں کے نیک و بد انجام سے باخبر بھی کر دیا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے تمام احوال و اعمال سے پوری طرح واقف ہے۔ اس نے اپنے اطاعت گزار اور وفاشعار بندوں کے لیے نیک جزائیں بھی رکھی ہیں اور باغی، فاسق، کافر اور مشرک کے لیے سزائیں بھی۔ البتہ شرک، کفر، فسق اور بغاوت سے کوئی شخص تائب ہو کر راہ راست اختیار کر لیتا ہے اور اطاعت و وفاداری کا رویہ اپنا لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس سے درگزر سے کام لیتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے کیوں کہ وہ اپنے بندوں پر نہایت درجہ شفیق اور رحیم ہے۔ مثلاً:

بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔(لقمان:۲۸)

بے شک اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔(البقرۃ:۱۱۵)

یہ کہ تمام ساری طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے۔(البقرۃ:۱۶۵)

اور جو لوگ اللہ کی آیات سے کفر کرتے ہیں وہی گھاٹے میں رہنے والے ہیں۔(الزمر:۶۳)

اور اللہ بے پناہ طاقت کا مالک اور برائی کا بدلہ دینے والا ہے۔(آل عمران:۴)

بے شک اللہ بڑا زور وقوت والا اور غالب اور زبردست ہے۔(الحج:۷۴)

اور یقیناً وہ اللہ ہی ہے جو سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔(آل عمران:۶۲)

خوب جان رکھو کہ اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے اور اس کے ساتھ بہت درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا بھی ہے۔(المائدۃ:۹۸)

اور خوب جان لو کہ اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے۔(البقرۃ:۲۳۵)

بے شک اللہ تعالیٰ وہ ہے جو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔(التوبۃ:۱۱۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں کے حق میں نہایت ہی شفیق اور رحیم ہے۔(البقرۃ:۱۴۳)

بے شک اللہ زبردست اور درگزر کرنے والا ہے۔(فاطر:۲۸)

یہ اللہ تعالیٰ کی تعریف میں چند صفات کا ذکر محض اشارے کے طور پر کیا گیا ہے۔اس تعلق سے مزید معلومات کے لیے قرآن سے رجوع کیا جانا چاہیے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ اپنی بہت ساری صفات بیان کرنے کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ صفات اور اس کے کمالات محض اتنا ہی کچھ نہیں ہیں، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ ہیں اتنا زیادہ کہ ان کا کسی بھی طرح احاطہ نہیں کیا جاسکتا:

لہٰذا تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور سارے جہان والوں کا پروردگار۔(الجاثیۃ:۳۶)

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندروں کی سیاہی اور بھی ہوں تب بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہیں ہوسکتیں۔بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔(لقمان:۲۷)

☆☆☆

باب — ۲

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

وَحْدَہٗ

اللہ تعالیٰ نہ صرف اپنی ذات میں یکتا ہے بلکہ اپنی خالقیت و مالکیت میں، اپنے حکم و اقتدار میں، اپنی قوت و قدرت میں، اپنے نظم و تدبیر میں، اپنی ربوبیت اور خبر گیری میں، اپنی رزق رسانی اور حاجت روائی میں اور اپنی نصرت و مشکل کشائی میں غرض کہ اپنی جملہ صفات و اوصاف اور محاسن و کمالات میں بھی وہ یکتا اور بے نظیر ہے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت کی تعلیم کو مختلف دلیلوں اور مثالوں سے مزین کر کے پیش فرمایا ہے۔چند مثالیں پیش ہیں:

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں جو زندۂ جاوید ہستی ہے، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔(البقرۃ:۲۵۵)

یقیناً تم سبھوں کا الٰہ ایک ہی ہے۔وہ آسمانوں اور زمین کا اور ان تمام چیزوں کا رب ہے جو آسمانوں اور زمین کے مابین ہیں اور سارے مشرقوں کا مالک۔(الصّٰفٰت:۴-۵)

وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا، پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے۔اس کے لیے بہترین نام ہیں۔ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے، اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔(الحشر:۲۲-۲۴)

کیا تمہیں خبر نہیں ہے کہ آسمانوں اور زمین کی فرماں روائی اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے سوا کوئی تمہاری خبر گیری کرنے والا اور تمہاری مدد کرنے والا نہیں ہے۔(البقرۃ:۱۰۷)

وہی ایک آسمان میں بھی الٰہ ہے اور زمین میں بھی الٰہ ہے، اور وہی حکیم و علیم ہے۔بہت بالا و برتر ہے وہ جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین اور ہر اس چیز کی بادشاہی ہے جو آسمانوں اور زمین کے

درمیان پائی جاتی ہے۔اور وہی قیامت کی گھڑی کا علم رکھتا ہے، اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو۔(الزخرف:۸۴-۸۵)

وہی ایک اللہ ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اسی کے لیے حمد ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، حکومت وفرماں روائی اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔(القصص:۷۰)

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو جائے قرار بنایا اور اوپر آسمان کا گنبد بنایا، جس نے تمہاری صورت بنائی اور بڑی ہی عمدہ بنائی، جس نے تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا۔ وہی اللہ (جس کے یہ سارے کام ہیں) تمھارا رب ہے، بے حساب برکتوں والا ہے وہ کائنات کا رب، وہی زندہ ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اسی کو تم پکارو اپنے دین کو اسی کے لیے خالص کر کے۔ ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔(المؤمن:۶۴-۶۵)

تمہارا الٰہ ایک ہی الٰہ ہے، اس رحمٰن اور رحیم کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں ہے۔ جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں ان کے لیے (اللہ کی وحدانیت کو پہچاننے اور پرکھنے کے لیے) آسمانوں اور زمین کی ساخت میں، رات اور دن کے پیہم ایک دوسرے کے بعد میں آنے میں، ان کشتیوں میں جو انسان کے نفع کی چیزیں لیے ہوئے دریاؤں اور سمندروں میں چلتی پھرتی ہیں، بارش کے اس پانی میں جسے اللہ اوپر سے برساتا ہے پھر اس کے ذریعے سے مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے اور زمین میں ہر طرح کی جان دار مخلوق کو پھیلاتا ہے، ہواؤں کی گردش میں، اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے مابین تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں، بے شمار نشانیاں ہیں۔(البقرۃ:۱۶۳-۱۶۴)

وہ رحمٰن (کائنات کے) تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہے۔ مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں اور جو مٹی کے نیچے ہیں۔تم چاہے اپنی بات پکار کر کہو، وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات بلکہ اس سے بھی مخفی تر بات بھی جانتا ہے۔وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، اس کے لیے بہترین نام ہیں۔(طٰہٰ:۵-۸)

کہو! وہ اللہ ایک ہے۔اللہ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں۔نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔اور کوئی اس کا ہم سر نہیں ہے۔(الاخلاص:۱-۴)

اللہ نے خود اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور فرشتے اور سب اہل علم بھی راستی اور انصاف کے ساتھ اس پر گواہ ہیں کہ اس زبردست حکیم کے سوا فی الواقع کوئی الٰہ نہیں ہے۔(آل عمران:۱۸)

اللہ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن، اور اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے جو تم کرتے ہو۔(التغابن:۱-۲)

خبردار ہو جاؤ! فیصلے اور حکم وحکومت کے سارے اختیارات اسی (اللہ) کو حاصل ہیں۔(الانعام:۶۲)

مختصر یہ کہ غالب قوت اور حکمت و دانائی کے اعتبار سے ہو کہ زمین و آسمان کی سلطنت کا مالک اور آقا ہونے کی حیثیت سے، زندگی اور موت کا اختیار رکھنے والے کی حیثیت سے ہو کہ ظاہر و باطن اور غیب وشہادت کا علم رکھنے والے کی حیثیت سے، خالق کائنات کی حیثیت سے ہو کہ ان پر اپنے اقتدار و حکم قائم رکھنے والے کی حیثیت سے، رب کائنات کی حیثیت سے ہو کہ مدبر و منتظم کائنات کی حیثیت سے، غرض کہ ہر طرح کی تعریف کا سزاوار صرف اللہ کی ذات والا صفات ہے جو ایک ہے اور اس جیسا نہ تو کوئی ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ (اس جیسا کوئی نہیں)۔لہٰذا ایک اللہ پر ان تمام حیثیتوں سے بہر صورت اور بہر حال ایمان لانا اور قبول کرنا حق وانصاف، عقل و ہوش اور علم ومعرفت کا واحد تقاضا ہے۔اور ان حقائق میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنا کفر وفسق اور جہالت وضلالت ہے۔جس کا انجام سراسر خسران ہے بلکہ اپنے آپ کو ہلاکت و عذاب کا مستحق قرار دینا ہے:

اللہ کی تسبیح کی ہے ہر اس چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور وہ زبردست اور دانا ہے، آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک وہی ہے، وہی زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔وہی اول بھی ہے اور وہی آخر بھی ہے، اور وہی ظاہر بھی ہے اور مخفی بھی اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔اور پھر عرش پر جلوہ فرما ہوا۔اس کے علم میں ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے۔وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔جو کام بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے۔وہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے۔اور تمام معاملات فیصلے کے لیے اسی کی طرف رجوع کیے جاتے ہیں۔وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔

(تو) ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور خرچ کرو (اللہ کی راہ میں) ان چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو خلیفہ بنایا ہے۔جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں گے اور مال خرچ کریں گے، ان کے لیے بڑا اجر ہے۔تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے، حالاں کہ رسول تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور وہ تم سے عہد لے چکا ہے اگر تم واقعی ماننے والے ہو۔(الحدید:۱-۸)

ایک اللہ پر ایمان لانے کے لیے پہلے تمام غیر اللہ کی الوہیت سے کفر کرنا شرط لازم ہے۔ان غیر اللہ میں سب سے اہم معبودان باطل ''طاغوت'' ہیں۔دوسرے مرئی اور غیر مرئی غیر اللہ بھی

جنہیں الٰہ کی حیثیت دی جاتی ہے، الوہیت کی صفات سے متصف کیا جاتا ہے، معبود قرار دیا جاتا ہے اور جن کی اطاعت و پرستش کی جاتی ہے، دراصل کسی نہ کسی طرح کے طاغوت --- خواہ وہ اراکین واعوان حکومت واقتدار ہوں یا واضعین اصول وقوانین سیاست، معیشت اور معاشرت، یا علم وادب، تہذیب وثقافت اور شہریت ومدنیت کے نام پر شیطانی رسم ورواج اور طور وطریقے کو سند بخشنے والے --- کی صناعت واختراع اور تشکیل وتجسیم کا نتیجہ ہیں جنہیں وہ اپنے طاغوتی غلبہ واقتدار اور اثر ونفوذ کے قیام واستحکام کے لیے بروئے کار لاتے ہیں، ان کی بھرپور ترویج واشاعت کرتے ہیں اور ان کی وکالت وحمایت کا دم بھرتے ہیں۔ اور ان کے سہارے اپنے جھوٹے، غلط اور بے بنیاد اثر ورسوخ، تقدس وعظمت، برہمنیت وپیشوائی اور حکومت واقتدار کا لوگوں پر سکہ بٹھاتے ہیں:

> اب جو کوئی طاغوت سے کفر کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے، اور اللہ (جس کا سہارا لیا گیا) سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کا حامی وناصر اللہ ہے اور وہ ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے اور جو لوگ کفر اختیار کرتے ہیں ان کے حامی ومددگار طاغوت ہیں اور وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں۔ یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرۃ:۲۵۶-۲۵۷)

لَا شَرِیکَ لَہٗ

اللہ تعالیٰ کی ذات نہ صرف یہ کہ ہر طرح سے کامل واکمل ہے اور ہر طرح کی صفت وخوبی کا مخزن اور ہر طرح کے حسن وکمال کا جامع بلکہ اس کی ذات اپنے تمام اوصاف وصفات اور محاسن و کمالات میں بھی ہر طرح سے اور ہر حال میں بے مثال اور بے نظیر ہے۔ کائنات کی کوئی بھی چیز اس کے مانند، اس کے مشابہ، اس کے مماثل، اس کے مساوی یا اس کا ہم سر اور ہم رتبہ نہیں ہے۔ یہی نہیں بلکہ کائنات کی کوئی بھی شے نہ تو اس کی ذات میں اور نہ ہی اس کی صفات وکمالات میں کسی بھی لحاظ سے، کسی بھی حال میں اور کسی قدر بھی شریک وسہیم اور معاون وخدمت گار ہے۔ لہٰذا، اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ ساتھ اپنی خلاقیت وربوبیت، مالکیت وآقائیت، حاکمیت و اقتدار، قدرت وقوت، نظم وتدبر، علم وحکمت، سماعت وبصارت، آگاہی وبصیرت، جباریت و قدوسیت، شان وغلبہ، عزت وکبریائی، صمدیت واستغناء غرض کہ ہر لحاظ سے یکتا، بے مثل اور بے نظیر ہونے کے ساتھ ساتھ کسی بھی طرح کے شریک وسہیم سے بھی مطلق پاک ہے۔ کائنات کی

تمام موجودات مخلوق، بندہ اور پروردہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا خالق، مالک، آقا، اور پروردگار ہے۔ قرآن سے چند مثالیں پیش ہیں:

> کہو! وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور کوئی اس کا ہم سر نہیں ہے۔ (الاخلاص:۱-۴)

> کائنات کی کوئی بھی چیز اس (اللہ) جیسی نہیں ہے۔ (الشوریٰ:۱۱)

> درحقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر اپنے تختِ سلطنت پر جلوہ فرما ہوا، جو رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے، جس نے سورج اور چاند اور تارے پیدا کیے، سب اس کے فرمان کے تابع ہیں۔ خبردار رہو! اسی کا خلق ہے اور اسی کا امر ہے۔ بڑا بابرکت ہے اللہ، سارے جہانوں کا مالک و پروردگار۔ اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ زمین میں فساد برپا نہ کرو جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اور اللہ ہی کو پکارو خوف اور طمع کے ساتھ۔ یقیناً اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں سے قریب ہے۔ اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کی آگے آگے خوش خبری لیے ہوئے بھیجتا ہے، پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا لیتی ہے تو انہیں کسی مردہ سرزمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں مینہ برسا کر (اسی مری ہوئی زمین سے) طرح طرح کے پھل نکال لاتا ہے۔ دیکھو، اس طرح ہم مردوں کو حالتِ موت سے نکالتے ہیں، شاید کہ تم اس مشاہدے سے سبق لو۔ جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب کے حکم سے خوب پھل پھول لاتی ہے اور جو زمین خراب ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ اس طرح ہم نشانیوں کو بار بار پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو شکر گزار ہونے والے ہیں۔ (الاعراف:۵۴-۵۸)

> دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا اللہ ہے۔ وہ زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے خارج کرنے والا ہے۔ یہ سارے کام کرنے والا تو اللہ ہے، پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو؟ پردۂ شب کو چاک کر کے وہی صبح نکالتا ہے۔ اس نے رات کو سکون کا وقت بنایا ہے، اس نے سورج اور چاند کے طلوع اور غروب کا حساب مقرر کیا ہے۔ یہ سب اسی زبردست قدرت اور علم رکھنے والے کے ٹھیرائے ہوئے اندازے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے تاروں کو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ دیکھو، ہم نے نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے ایک جان سے تم کو پیدا کیا، پھر ہر ایک کے لیے ایک جائے قرار ہے اور ایک اس کے سونپے جانے کی جگہ۔ یہ نشانیاں ہم نے واضح کر دی ہیں ان لوگوں کے لیے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعے سے ہر قسم کی نباتات اگائی، پھر اس سے ہرے ہرے

کھیت اور درخت پیدا کیے، پھر ان سے تہ برتہ چڑھے ہوئے دانے نکالے اور کھجور کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے پیدا کیے جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں۔ اور انگور اور زیتون اور انار کے باغ لگائے جن کے پھل ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور پھر ہر ایک کی خصوصیات جدا جدا بھی ہیں۔ یہ درخت جب پھلتے ہیں تو ان میں پھل آنے اور پھر ان کے پکنے کی کیفیت ذرا غور کی نظر سے دیکھو، ان چیزوں میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ (الانعام: ۹۵-۹۹)

وہ اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغ اور تاکستان اور نخلستان پیدا کیے، کھیتیاں اگائیں جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں۔ زیتون اور انار کے درخت پیدا کیے جن کے پھل صورت میں مشابہ اور مزے میں مختلف ہوتے ہیں۔ (الانعام: ۱۴۱)

اسی اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا اور نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کی تقدیر مقرر کی۔ لوگوں نے اسے چھوڑ کر ایسے الٰہ بنا لیے جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں، جو خود اپنے لیے بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتے، جو نہ مار سکتے ہیں نہ جلا سکتے ہیں، نہ مرے ہوؤں کو پھر سے اٹھا سکتے ہیں۔ (الفرقان: ۲-۳)

وہ اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تمھیں رزق دیا، پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمھارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام بھی کرتا ہو۔ پاک ہے وہ اور بہت ہی بالا و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزا چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا، شاید کہ وہ باز آجائیں۔ (الروم: ۴۰-۴۱)

خبردار ہو جاؤ! فیصلے اور حکم و حکومت کے سارے اختیارات اسی (اللہ) کو حاصل ہیں۔ (الانعام: ۶۲)

بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے وہ خوش نما باغ اگائے جن کے درختوں کا اگانا تمہارے بس میں نہ تھا۔ کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا خدا بھی (ان کاموں میں شریک) ہے۔ (نہیں)، بلکہ یہی لوگ راہ راست سے ہٹ کر چلے جا رہے ہیں۔ اور کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے اندر دریا رواں کیے اور اس میں (پہاڑوں کی) میخیں گاڑ دیں اور پانی کے دونوں ذخیروں کے درمیان پردے حائل کر دیے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (ان کاموں میں شریک) ہے، (نہیں) بلکہ ان میں سے اکثر لوگ نادان ہیں۔ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب کہ وہ اسے پکارے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے اور (کون ہے جو) تمھیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (یہ کام کرنے والا) ہے، تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔ اور وہ کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تم کو راستہ دکھاتا ہے اور

کون اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوش خبری لے کر بھیجتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی (یہ کام کرتا) ہے۔ بہت بالا و برتر ہے اللہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ اور کون ہے جو خلق کی ابتدا کرتا ہے اور پھر اس کا اعادہ کرتا ہے اور کون تم کو آسمان اور زمین میں سے رزق دیتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (ان کاموں میں حصہ دار) ہے۔ کہو کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔ ان سے کہو، اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔ اور وہ (تمہارے ٹھہرائے ہوئے الٰہ تو یہ بھی) نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائیں جائیں گے۔ (النمل: ۶۰-۶۵)

شرکاء کی قسمیں

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں چار قسم کی ہستیاں شریک کی جاتی ہیں۔ ان میں پہلی قسم ہے اللہ کے کچھ خاص برگزیدہ بندوں--- جنوں اور انسانوں کو الوہیت کے مقام پر فائز کرنا اور کسی کو اللہ کی اولاد قرار دینا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے مشرکوں کو متنبہ کرتا ہے:

اور نہ کہو ”تین (الٰہ)“ ہیں۔ باز آجاؤ، تمھارے لیے ہی بہتر ہے۔ اللہ تو بس ایک ہی الٰہ ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو۔ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں اس کی مِلک ہیں اور ان کی کفالت و خبر گیری کرنے کے لیے بس وہی کافی ہے۔ (النساء: ۱۷۱)

یہود کہتے ہیں کہ عُزیر اللہ کا بیٹا ہے، نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ بے حقیقت باتیں ہیں، جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں ان لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے قبل کفر میں مبتلا ہوئے تھے۔ اللہ کی مار ان پر، یہ کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہیں۔ (التوبۃ: ۳۰)

اللہ وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے، جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا ہے، جس کے ساتھ بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے، جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کی تقدیر مقرر کی۔ (الفرقان: ۲)

لوگوں نے جنوں کو اللہ کا شریک ٹھہرا دیا، حالاں کہ وہ ان کا خالق ہے، اور بے جانے بوجھے اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں تصنیف کر دیں، حالاں کہ وہ پاک اور بالاتر ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ کہتے ہیں۔ وہ تو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اس کا کوئی بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ کوئی اس کا شریک زندگی ہی نہیں ہے۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ یہ ہے تمہارا رب، کوئی الٰہ اس کے سوا نہیں ہے، ہر چیز کا خالق۔ لہٰذا تم اسی کی عبادت و اطاعت کرو۔ (الانعام: ۱۰۰-۱۰۲)

اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا ہے اور کوئی دوسرا الٰہ اس کے ساتھ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی خلق کو لے کر الگ ہو جاتا اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے۔ پاک ہے اللہ ان باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں۔ (المؤمنون: ۹۱)

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی بے جان یا بے شعور مخلوقات ہیں جنہیں مشرکین خدا قرار دیتے ہیں اور ان کی عبادت کرتے ہیں۔ جیسے چاند، سورج، ستارے، درخت، پتھر، مورتیاں، حیوانات وغیرہ۔ حالاں کہ وہ مخلوقات جن کو الٰہ قرار دیا جاتا ہے اس بات سے بالکل بے خبر ہیں کہ کوئی ان سے متعلق کیا کچھ عقیدہ رکھتا ہے یا ان کے آگے کیا کچھ مراسم عبودیت پیش کیے جا رہے ہیں یا ان سے کوئی کیا دعا مانگ رہا ہے یا کیا کچھ حاجت طلب کی جا رہی ہے:

کیا یہ لوگ ان کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں، جو نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد ہی پر قادر ہیں۔(الاعراف:۱۹۱-۱۹۲)

ان سے کہو! کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے لیے نقصان کا اختیار رکھتا ہے نہ نفع کا؟ حالاں کہ سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا تو اللہ ہی ہے۔(المائدۃ:۷۶)

اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے انہیں کچھ بھی رزق نہیں دے سکتے اور نہ یہ کام وہ کر ہی سکتے ہیں۔(النحل:۷۳)

لہٰذا، اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا ہر طرح کے معبودان باطل سے بچنے، ان سے دعائیں مانگنے اور ان سے کسی بھی طرح کی امید وابستہ رکھنے سے سختی کے ساتھ ممانعت فرما دی ہے:

اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکارو جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہو نہ نقصان، اگر تم ایسا کرو گے تو تم ظالموں میں سے ہو گے۔(یونس:۱۰۶)

تم بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو، یکسو ہو کر اللہ کے بندے بنو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر گیا، اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے۔(الحج:۳۰-۳۱)

تیسری قسم میں ملائکہ اور گزرے ہوئے انبیاء، اولیاء، شہداء، صلحاء، اور اصفیاء ہیں جن کو مشرکین خدائی صفات و اختیارات کا حامل قرار دیتے ہیں، انہیں دنیا اور کائنات کے امور و معاملات میں متصرف اور با اختیار گردانتے ہیں، عام مخلوقات کو ان کے تابع سمجھتے ہیں، کائنات کے نظم و تدبیر میں انہیں شریک اور با اختیار تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے آگے مراسم عبودیت انجام دیتے ہیں، ان کے مزاروں اور آستانوں پر جبہ سائی کرتے ہیں، ان سے ایسی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں جیسی صرف اللہ تعالیٰ ہی سے رکھی جا سکتی ہیں، ان سے دعائیں مانگتے اور اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں:

اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں، وہ کسی کی خالق نہیں ہیں بلکہ وہ خود مخلوق ہیں، مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا۔(النحل:۲۰-۲۱)

چوتھی قسم ان طاغوتوں کی ہے جو خود بھی شیطان صفت ہوتے ہیں اور شیطانوں سے تحالف بھی قائم کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ مثلاً مذہبی پیشوا، ظالم و جابر حکمراں، سیاسی، معاشی اور معاشرتی رہنما، دانش ور اور مصلحین اور ان کی قائم کردہ علمی، ادبی، ثقافتی، اصلاحی، مذہبی وغیرہ قسم کی انجمنیں، تنظیمیں، جماعتیں اور ادارے۔ یہ مکر و فریب، شعبدہ بازی اور عیاری سے کام لے کر، سبز باغ دکھا کر، لالچ دے کر، مال خرچ کر کے یا طاقت کا استعمال کر کے اللہ کے بندوں سے اللہ کی بندگی کے بجائے اپنی بندگی کراتے ہیں اور اللہ کے قائم کردہ اصول، قوانین اور شریعت سے کاٹ کر اپنے وضع کردہ اصول و قوانین اور ضابطے اور طریقے کی اطاعت کرواتے ہیں:

انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے...... حالاں کہ ان کو ایک الٰہ کے سوا کسی کی اطاعت و بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔(التوبۃ:۳۱)

ان (مشرکوں) سے کہو! ''کبھی تم نے دیکھا بھی ہے اپنے ٹھیرائے ہوئے ان شریکوں کو جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے ہو؟ مجھے بتاؤ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمان میں ان کی کیا شرکت ہے؟ کیا ہم نے انہیں کوئی تحریر لکھ دی ہے جس کی بنا پر یہ (اپنے شرک کے لیے) صاف سند رکھتے ہوں؟ بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے کو محض فریب کے جھانسے دیے جا رہے ہیں۔(فاطر:۴۰)

یعنی مذہبی پیشوا اور پیر، یہ پنڈت اور پروہت، یہ کاہن اور واعظ اور یہ مجاور اور ان کے ایجنٹ محض اپنی دکانیں چمکانے کے لیے عوام کو الو بنا رہے ہیں اور طرح طرح کے قصے تصنیف کر کر کے لوگوں کو یہ باور کرا رہے ہیں اور جھوٹے بھروسے دلا رہے ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر فلاں فلاں ہستیوں کے دامن تھام لو گے تو دنیا میں تمہارے سارے کام بن جائیں گے اور آخرت میں بھی تم چاہے کتنے ہی گناہ سمیٹ کر لے جاؤ وہ تمہیں بہر صورت بخشوا لیں گے اور جنت میں بھجوا کر ہی دم لیں گے:

تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اس کتاب پر جو تم پر نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سے قبل نازل کی گئی تھیں، لیکن چاہتے ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں، حالاں کہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان انہیں بھٹکا کر راہ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔(النساء:۶۰)

ان سے پوچھو، تمہارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہو؟ کہو، وہ صرف اللہ ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ پھر بھلا بتلاؤ، جو حق کی طرف رہنمائی کرتا

ہے وہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے یا وہ جو خود راہ نہیں پاتا اِلَّا یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے؟ آخر تمھیں ہو کیا گیا ہے، کیسے الٹے الٹے فیصلے کرتے ہو۔ (یونس:۳۵)

کیا یہ لوگ کچھ ایسے شریکِ خدا رکھتے ہیں جنھوں نے نظامِ زندگی سے متعلق اصول و طریق مقرر کر دیے ہیں، جن کا اللہ نے اذن نہیں دیا ہے؟ اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگئی ہوتی تو ان کا قضیہ چکا دیا گیا ہوتا۔ بے شک یہ ظالم لوگ ہیں جن کے لیے المناک عذاب ہے۔ (الشوریٰ:۲۱)

کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہم سر اور مد مقابل بناتے ہیں اور ان کے ایسے گرویدہ ہیں جیسی اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہیے۔ حالاں کہ ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔ کاش جو کچھ عذاب کو سامنے دیکھ کر انھیں سوجھنے والا ہے وہ آج ہی ان ظالموں کو سوجھ جائے کہ ساری طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے۔ (البقرۃ:۱۶۵)

بے شک حکومت وفرماں روائی اللہ کے سوا کسی کے لیے نہیں ہے۔ اس کا حکم ہے کہ خود اس کے سوا تم کسی کی اطاعت و بندگی نہ کرو۔ یہی اصل سیدھا طریق زندگی ہے۔ (یوسف:۴۰)

ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کیا کہ اللہ کی عبادت و اطاعت کرو اور طاغوت کی عبادت واطاعت سے بچو۔ (النحل:۳۶)

جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت واطاعت سے اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کرلیا، ان کے لیے خوش خبری ہے۔ (الزمر:۱۷)

اب جو کوئی طاغوت سے کفر کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے، اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کا حامی و ناصر اللہ ہے اور وہ ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے اور جو لوگ کفر اختیار کرتے ہیں ان کے حامی و مددگار طاغوت ہیں اور وہ انھیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں۔ یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرۃ:۲۵۶-۲۵۷)

ان کے علاوہ شیطان مردود کو بھی شریک بنایا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ شیطان مردود کو اس معنی میں تو کوئی بھی معبود نہیں بناتا ہے کہ اس کے آگے مراسم عبودیت و پرستش ادا کرتا ہو اور اس کو الوہیت کا درجہ دیتا ہو، بلکہ ہر کوئی اس پر لعنت ہی بھیجتا ہے اور مردود ہی گردانتا ہے۔ البتہ اسے معبود بنانے کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کی باگیں شیطان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور جدھر جدھر وہ چلاتا ہے، ادھر ادھر وہ چلتا ہے گویا کہ یہ اس کا بندہ ہے اور وہ اس کا خدا کہ بالکل اس

کی مرضی کے تابع بن کر رہ جاتا ہے:

وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں، جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے۔ (النساء:۱۱۷-۱۱۸)

اے آدم کے بچو! کیا میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی عبادت واطاعت نہ کرو۔ (یٰس:۶۰)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کے احکام و مرضیات کی بے چوں و چرا اطاعت اور اندھی تقلید کا نام بھی ''عبادت'' ہے، اور جو شخص اس طرح کی کسی کی اطاعت کرتا ہے وہ دراصل اس شخص کی عبادت بجالاتا ہے، جسے اللہ کو چھوڑ کر اس نے اپنا مطاع بنایا ہے:

وہ شیاطین ہیں جو اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک واعتراضات القا کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔ لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو۔ (الانعام:۱۲۱)

مزید برآں حرص و ہوس اور خواہشِ نفس کو بھی شریک بنا لیا جاتا ہے۔ خواہش نفس کو خدا بنانا یہ ہے کہ اپنے نفس کی ہر ناحق، ناجائز اور بے جا خواہش کو بہر صورت پورا کرنا اپنی زندگی کا نصب العین اور مقصد قرار دے لیا جاتا ہے۔ اس طرح خواہش نفس کے تابع ہو کر رہ جانا دراصل اسے خدا بنانا ہے۔ چنانچہ یہ بھی شرک ہے:

کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا الٰہ بنالیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں؟ یہ تو جانوروں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔ (الفرقان:۴۳-۴۴)

پھر کیا تم نے کبھی اس شخص کے حال پر بھی غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اور اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اللہ کے بعد اب اور کون ہے جو اسے ہدایت دے۔ کیا تم لوگ کوئی سبق نہیں لیتے۔ (الجاثیۃ:۲۳)

شرک کی قسمیں

شرک کا ارتکاب چار طرح سے کیا جاتا ہے--- اللہ کی ذات میں کسی اور کو شریک و سہیم گردانا، اس کی صفات میں کسی اور کو شریک و سہیم تسلیم کرنا، اس کے اختیارات میں کسی اور کو شریک و سہیم سمجھنا اور اس کے حقوق میں کسی اور کو شریک و سہیم قرار دینا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک یہ ہے کہ کسی کو جوہر الوہیت میں اللہ کا شریک، حصہ دار، مثیل اور نظیر گردانا جائے، خواہ چھوٹے سے چھوٹا الٰہ کی حالت یا کیفیت میں کیوں نہ ہو۔ مثلاً نصاریٰ کا حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا قرار دینا، یہودیوں کا عُزیر کو خدا کا بیٹا قرار دینا، مشرکین عرب کا فرشتوں

کوخدا کی بیٹیاں قرار دینا، ہندوؤں اور دیگر اقوام کا اپنے دیوتاؤں، دیویوں کو اصاغر الٰہ قرار دینا اورشاہی خاندانوں اور قومی رہنماؤں کو خدا کا رشتہ دار یا بذات خود الٰہ قرار دینا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسی ایک یا ایک سے زیادہ صفات سے کسی کو متصف تسلیم کیا جائے۔ مثلاً کسی کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ زمین وآسمان یا ان میں سے کسی کے کسی جزو پر حاکم یا متصرف ہے، غیب کی کچھ یا ساری حقیقتیں اس پر روشن ہیں، کسی کی موت وحیات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے یا ہر جگہ وہ موجود ہے وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں شرک یہ ہے کہ جو اختیارات اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں، ان کو یا ان میں سے کسی ایک اختیار کو بھی کسی اور کے لیے تسلیم کرلیا جائے۔ مثلاً فوق فطری طریقے سے کسی کو نفع یا ضرر پہنچانا، حاجت روائی کرنا، محافظت ونگہبانی کرنا، دعائیں سننا، قسمتوں کا بنانا بگاڑنا وغیرہ۔ ان کے علاوہ حرام وحلال اور جائز وناجائز کے حدود مقرر کرنا، انسانی زندگی کے تمام یا کسی ایک شعبہ کے لیے اصول وضابطے مقرر کرنا، ان کے لیے قانون بنانا اور شریعت تجویز کرنا وغیرہ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے مخصوص اختیارات ہیں جن میں سے کسی بھی اختیار کو اللہ کے سوا کسی اور کے لیے تسلیم کرنا شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں شرک یہ ہے کہ اللہ کے اپنے بندوں پر جو حقوق ہیں، ان میں سے کسی بھی حق کو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے تسلیم کرلیا جائے۔ مثلاً تمام مراسم عبودیت --- رکوع وسجود، دست بستہ قیام، آستانہ بوسی وغیرہ۔ اسی طرح سے نذر ونیاز اور قربانی پیش کرنا، قضائے حاجات اور رفع مشکلات کے لیے منت ماننا، مصائب ومشکلات میں دعائیں مانگنا، پرستش کرنا وغیرہ۔ غرض کہ پرستش وعبادت، تعظیم وتکریم اور تحمید وتمجید کی تمام صورتیں جو اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، ان میں سے کسی ایک کو بھی اللہ کے سوا کسی اور کے حق میں پیش کرنا شرک ہے۔ اسی طرح کسی کا ایسا محبوب ہونا کہ اس کی محبت پر سب کی محبت قربان کردی جائیں شرک ہے۔ اور مستحق تقویٰ و خشیت ہونا کہ غیب وشہادت میں اس کی ناراضی اور اس کے حکم کی خلاف ورزی سے ڈرا جائے، یہ بھی صرف اللہ کا حق ہے۔ اور یہ بھی اللہ کا حق ہے کہ اس کی غیر مشروط اطاعت کی جائے اور اس کی ہدایت کو صحیح وغلط، جائز وناجائز، اور قابل عمل اور ناقابل عمل کا معیار مانا جائے اور اس ہدایت کے مطابق عمل کیا جائے۔ چنانچہ زندگی کے جملہ امور ومعاملات میں اس کے احکام کو حق اور فیصلہ کن سمجھا جائے اور کسی ایسی اطاعت کا حلقہ اپنی گردن میں ہرگز نہ ڈالا جائے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت

سے آزاد ایک مستقل اطاعت ہو اور جس کے لیے اللہ کے حکم کی سند نہ ہو۔ ان حقوق میں سے جو حق بھی کسی دوسرے کو دیا جائے گا، وہ اللہ کا شریک ٹھیرے گا، خواہ اس کو خدائی ناموں میں سے کوئی نام دیا جائے یا نہ دیا جائے، حتیٰ کہ اس کو کسی بھی حال میں خدا جیسا کہنے سے سراسر انکار ہی کیوں نہ کیا جائے، بلکہ اس کو اللہ کا بندہ ہی تسلیم کیوں نہ کیا جائے۔ لہٰذا، کسی بھی فرد، سماج، ریاست، گروہ، جمعیت، پارٹی، ادارہ، تنظیم وغیرہ کے بنائے ہوئے اصول، ضابطے، قانون اور طریقے جو اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے اصول، ضابطے، قانون اور طریقے اور احکام و ہدایات سے ٹکراتے ہوں، ان کو ماننا، یا ان کو درست سمجھنا عقیدے میں شرک ہے اور ان پر عمل کرنا عملی شرک:

اور ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزو بنا ڈالا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلا احسان فراموش ناشکرا ہے۔ (الزخرف:۱۵)

آگاہ رہو! آسمانوں میں بسنے والے ہوں کہ زمین کے، سب کے سب اللہ کے مملوک ہیں۔ (یونس:٦٦)

کیا تمہیں خبر نہیں ہے کہ آسمانوں اور زمین کی فرماں روائی اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے سوا کوئی تمہاری خبر گیری کرنے والا اور تمہاری مدد کرنے والا نہیں ہے۔ (البقرۃ:۱۰۷)

یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کر رہے ہیں جن کے لیے نہ تو اللہ نے کوئی سند نازل کی ہے اور نہ ہی یہ خود اس کے بارے میں کوئی علم رکھتے ہیں۔ (الحج:۷۱)

یہ سب اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور سب باطل ہیں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ پکارتے ہیں اور اللہ ہی بالا دست اور بزرگ ہے۔ (الحج:٦٢)

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے، پھر تمہیں رزق دیا، پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی بھی کام کرتا ہو؟ پاک ہے وہ اور بہت ہی بالا و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (الروم:۴۰)

(اللہ کی نعمتوں اور احسانوں کو جاننے اور ان سے متمتع ہونے کے باوجود) کیا پھر بھی یہ لوگ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا کفران کرتے ہیں؟ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب کہ وہ اس کے سامنے آچکا ہو۔ کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی نہیں ہے۔ (العنکبوت:٦٧-٦٨)

اللہ پاک اور بے عیب ہے

اللہ تعالیٰ ہر طرح کے نقص وعیب، غلطی وکمزوری، خامی وکمی اور بھول چوک سے پاک ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ اس سے بھی پاک صاف ہے کہ کسی بھی معاملے میں کوئی ادنیٰ ترین درجے

میں بھی اس کا شریک وسہیم ہو:

پاک ہے تیرا رب، عزت کا مالک، ان تمام باتوں سے جو یہ (مشرکین) بنا رہے ہیں اور سلام ہے رسولوں پر اور ساری تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ (الصّٰفّٰت: ۱۸۰-۱۸۲)

شرک کی حقیقت

شرک اپنی ذات اور خصوصیات میں ضلالت، جہالت، افتراء، جھوٹ، باطل، ظلم، کفرانِ نعمت، ناشکری، نمک حرامی اور احسان فراموشی ہے۔ خود مشرک کے حق میں یہ سراسر ظلم وعدوان، موجب حسرت وخسران اور ہر بھلائی سے محرومیت کا باعث ہے، اور اللہ تعالیٰ کے غضب وعذاب کو دعوت دینے والا ہے۔ مشرک بدترین خلائق ہیں۔ لہٰذا، اللہ نے ان پر جنت حرام کر دی ہے اور ان کا ٹھکانا جہنم مخصوص کر دیا گیا ہے جہاں ان کا کوئی بھی حامی ومددگار نہ ہوگا:

یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جن کے لیے نہ تو اس نے کوئی سند نازل کی ہے اور نہ یہ خود ان کے بارے میں کوئی علم رکھتے ہیں۔ ان ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔ (الحج: ۷۱)

اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھہرایا اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ تصنیف کیا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی۔ (النساء: ۴۸)

اور ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزو بنا ڈالا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلا احسان فراموش ناشکرا ہے۔ (الزخرف: ۱۵)

یقیناً شرک بہت ہی بڑا ظلم ہے۔ (لقمان: ۱۳)

اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔ (الزمر: ۶۵)

(اللہ کی نعمتوں کو جاننے اور ان سے متمتع ہونے کے باوجود) کیا پھر بھی یہ لوگ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا کفران کرتے ہیں؟ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب کہ وہ اس کے سامنے آ چکا ہو۔ کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی نہیں ہے؟ (العنکبوت: ۶۷-۶۸)

ان کے تو سارے اعمال ضائع ہو گئے اور جہنم میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ (التوبۃ: ۱۷)

اور ان منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دے جو اللہ کے متعلق برے گمان رکھتے ہیں۔ برائی کے پھیر میں وہ خود ہی آ گئے، اللہ کا غضب ان پر ہوا اور اس نے ان پر لعنت کی اور ان کے لیے جہنم مہیا کر دی جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ (الفتح: ۶)

یقیناً جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (المائدۃ: ۷۲)

اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور مشرکین یقیناً جہنم کی آگ میں جائیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔ (البینۃ: ۶)

جب طوق ان (مشرکوں) کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں، جن سے پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف کھینچے جائیں گے اور پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ "اب کہاں ہیں اللہ کے سوا دوسرے خدا جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے؟" (المؤمن: ۷۱-۷۴)

جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں، وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے۔ (النساء: ۱۱۶-۱۱۸)

اور دیکھو! اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ نہ بنا بیٹھو ورنہ جہنم میں ڈال دیے جاؤ گے ملامت زدہ اور ہر بھلائی سے محروم ہو کر۔ (بنی اسرائیل: ۳۹)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ہر حال میں ایک اللہ ہی کی عبادت واطاعت کریں اور کسی بھی حال میں اور کسی بھی طرح سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں تا کہ راہ راست پر قائم رہ سکیں:

ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت واطاعت نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنائے۔ (آل عمران: ۶۴)

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ خلط ملط نہیں کرتے ہیں حقیقت میں تو امن انہیں کے لیے ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔ (الانعام: ۸۲)

شرک ناقابل معافی جرم

شرک اس قدر شدید، عظیم، قبیح اور بدترین گناہ ہے کہ اس کی بخشش سے اللہ تعالیٰ نے صاف انکار کر دیا ہے کہ اس کو کسی بھی حال میں قطعی معاف نہیں کیا جائے گا، حتیٰ کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنے سے بھی سختی سے منع فرما دیا گیا ہے، چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے مشرکوں کے حق میں دعائے مغفرت کرنا بھی جائز نہیں ہے:

اللہ کے یہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔ (النساء: ۱۱۶)

نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ ان کے رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں، جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔ (التوبۃ: ۱۱۳)

دین خالص

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کفر اور شرک کی آلائشوں سے پاک دینِ حنیف پر ایمان لانے اور اس پر تا حیات قائم رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ دین خالص پر ایمان لانا اور اس پر تا زیست استقامت برتنا اللہ تعالیٰ کا اس کے بندوں پر حق ہے۔ چنانچہ جس کسی نے بھی بے آمیز دین خالص اختیار کر لیا اور اس پر ساری زندگی مساعد اور نا مساعد ہر حال میں استقامت برتی اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہمیشہ کی جنت کی بشارت بھی ہے:

> تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین (خالص) کی سمت جما دو، قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا فرمایا ہے، اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جا سکتی، یہی بالکل راست اور درست دین ہے۔ (الروم:۳۰)
>
> تو تم اللہ ہی کی عبادت و اطاعت کرو دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ خبر دار! دینِ خالص اللہ کا حق ہے۔ (الزمر:۲-۳)
>
> کہو، میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے مسلم میں ہوں۔ (الانعام:۱۶۲-۱۶۳)
>
> کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی اختیار کر لی ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔ اور صاف کہہ دو کہ یہ قرآن حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کفر کرے۔ (الکہف:۲۸-۲۹)

یہاں اطاعت کسی شخص کی بات ماننا، اس کے آگے جھکنا، اس کا منشا پورا کرنا، اس کے کہنے پر چلنا، اس کے بنائے ہوئے اصول و طریق اور ضابطہ و قانون کو ماننا، قبول کرنا اور ان پر عمل کرنا وغیرہ سبھی معانی میں استعمال ہوا ہے:

> یقیناً جن لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے، پھر اس پر استقامت دکھائی، ان کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ایسے لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اپنے ان اعمال کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔ (الاحقاف:۱۳-۱۴)

☆☆☆

باب —۳

مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

محمدؐ اللہ کے بندے، اور اس کے رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ، اس کی وحدانیت، اس کی ذات وصفات اور اس کے حقوق واختیارات سے متعلق وہ تمام علوم جو انسانوں کے لیے ضروری ہیں، کے ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے تعلقات ومعاملات کی نوعیّتوں، بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت اور نظامِ زندگی سے متعلق جملہ امور ومعاملات کے اللہ تعالیٰ کی جانب سے متعین کردہ اصول اور طریقے، ان اصولوں اور طریقوں پر ایمان لانے، ان کی پیروی کرنے کے بہتر نتائج اور ان کے انکار کرنے اور ان کی پیروی سے پہلو تہی کرنے، انحراف کرنے یا انہیں ناقابل اعتنا سمجھنے کے انجام بد سے متعلق علم سے اپنے بندوں کو واقفیت بہم پہنچانے کا اللہ تعالیٰ نے ایک واحد اور فطری ذریعہ اور طریقہ ''رسالت'' رکھا ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حقیقی علوم سے بہرہ ور کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا، کیوں کہ انسانوں کے پاس سوائے اس کے دوسرا کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے اور نہ ہی خود انسانوں کے پاس وہ صلاحیتیں ہیں جن سے ان حقائق کا انہیں علم ہو سکے۔

یہ اور بات ہے کہ انسانوں میں سے ہر زمانے میں کچھ ناعاقبت اندیش اور سرپھرے لوگ بزعم خود اپنے فکر وعمل کے اعتبار سے بے شمار عقائد اور طریقے وضع کرتے رہے اور انہیں لوگوں کے سامنے پیش بھی کرتے رہے ہیں۔ حالاں کہ انسانی فکر وعمل، علم وتدبر اور تجربہ ومشاہدہ اس معاملے میں ناقص ہی نہیں بلکہ سرے سے لائق اعتنا ہی نہیں ہیں۔ چنانچہ تجربہ شاہد ہے کہ انسانوں کا تشکیل دیا ہوا کوئی بھی نظام زندگی اور اس کے اصول وطریق اور قوانین وضوابط سراسر ناکام ہی نہیں رہے ہیں، بلکہ ہر طرح کے ظلم وناانصافی، فتنہ وفساد، مردم آزاری اور انسانیت سوزی کا ذریعہ ہی ثابت ہوتے رہے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اپنے رسولوں کی معرفت بخشے ہوئے حقیقی علوم اور اصول وطریق زندگی ہی ہیں جو انسانوں کے لیے رحمت وبرکت، خیر وصلاح اور حق وانصاف کا باعث ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو انواع واقسام کی بے شمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے، وہاں اگر اس عظیم نعمت سے اللہ تعالیٰ انسانوں کو محروم رکھتا تو یہ ان کی شان رحمانیت ورحیمیت، فضل وکرم، عنایت واحسان، بخشش وعطا اور نصح وخیر خواہی کے منافی بات ہوتی۔

چنانچہ اس لحاظ سے بھی زندگی سے متعلق صحیح نظریے اور صحیح راہِ عمل سے واقف ہونا انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے، بلکہ اصل اور بنیادی ضرورت یہی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں ان ہی قوموں کے انسانوں میں سے برگزیدہ لوگوں کو ''رسول'' بنا کر مبعوث فرمایا۔ ان رسولوں کی معرفت اللہ تعالیٰ نے مذکورہ تمام علوم سے انسانوں کو آگاہ فرمانے کے لیے کتابیں نازل فرمائیں اور رسولوں کو ان کتابوں کے پیش کردہ علوم کی تلاوت، تفہیم، تشریح اور تعبیر پیش کرنے کے ساتھ ان میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے عقائد و اصول اور احکام و ہدایت کو اللہ تعالیٰ کے حسب منشا عملاً پیش کرنے پر بھی مامور کیا:

> اور اللہ ہی کے ذمہ ہے سیدھا راستہ بتانا جب کہ راستے ٹیڑھے بھی موجود ہیں۔ (النحل:۹)
>
> ہر امت کے لیے ایک رسول ہے۔ (یونس:۴۷)
>
> پھر اللہ نے نبیوں کو بھیجا جو راست روی پر بشارت دینے والے اور کج روی کے نتائج سے ڈرانے والے تھے اور ان کے ساتھ کتاب حق بھی نازل کی تاکہ حق کے بارے میں لوگوں کے درمیان جو اختلافات رونما ہو گئے تھے، ان کا فیصلہ کرے۔ (البقرۃ:۲۱۳)
>
> بلکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں، تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں، تمہارا خیر خواہ ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں ہے۔ (الاعراف:۶۱-۶۲)

مُحَمَّداً عَبْدُہٗ

فتنہ جو اور فتنہ پرور افراد اور گروہ ہر زمانے میں اور ہر ایک خطۂ ارضی میں اس غلط فہمی کو ہوا دینے میں اپنا بھرپور زور صرف کرتے رہے ہیں کہ نبی اور رسول انسان نہیں ہوتے اور نہ ہی ہو سکتے ہیں بلکہ نبی یا رسول تو کوئی الوہی ذات و صفات کا حامل وجود ہی ہو سکتا ہے اور نہیں تو کم از کم اسے فرشتہ تو ضرور ہی ہونا چاہیے۔ یہ باطل و فاسد عقیدہ لوگوں میں انتہائی راسخ ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اسی فاسد عقیدے کی بنیاد پر لوگوں نے بعض رسولوں کو اللہ کا بیٹا تک قرار دے دیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رسول ماننے سے انکار کی وجہ ان کی بشریت قرار دی جاتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو ہم جیسا انسان ہے، ہماری طرح کھاتا پیتا، چلتا پھرتا اور بیوی بچوں والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور کے لوگوں کے اس باطل عقیدے کی تردید کی ہے اور واضح کر دیا ہے کہ اس نے ہمیشہ آدمی ہی کو اپنا رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہر ایک نبی یا رسول اسی قوم کا ایک فرد ہوتا ہے جس قوم میں اس کی بعثت ہوتی ہے۔ وہ انسانوں ہی کی طرح کھاتا پیتا، سوتا بیٹھتا، چلتا پھرتا اور بیوی بچوں والا ہوتا ہے:

> اے نبیؐ! ہم نے تم سے پہلے بھی جب کبھی رسول بھیجے ہیں، آدمی ہی بھیجے ہیں جن کی طرف ہم اپنے پیغامات وحی کیا کرتے تھے۔ (النحل:۴۳)
>
> کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے پاس خود تمہاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعہ سے تمہارے رب کی یاددہانی آئی تاکہ وہ تمہیں خبردار کرے۔ (الاعراف:۶۹)
>
> اے نبیؐ! تم سے پہلے ہم نے جو بھی نبی بھیجے تھے وہ سب بھی انسان ہی تھے اور ان ہی بستیوں کے رہنے والوں میں سے تھے اور ان ہی کی طرف ہم وحی بھیجتے رہے۔ (یوسف:۱۰۹)
>
> اے نبیؐ! تم سے پہلے جو رسول بھی ہم نے بھیجے تھے وہ سب بھی کھانا کھانے والے اور بازاروں میں چلنے پھرنے والے لوگ ہی تھے۔ (الفرقان:۲۰)
>
> تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ان کو ہم نے بیوی بچوں والا ہی بنایا تھا۔ اور کسی رسول کی یہ طاقت نہ تھی کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نشانی خود لا کر دکھاتا۔ (الرعد:۳۸)
>
> لوگوں کے سامنے جب بھی ہدایت آئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کسی چیز نے نہیں روکا مگر ان کے اس قول نے کہ ''کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر بھیج دیا؟'' ان سے کہو کہ زمین میں فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم ضرور آسمان سے فرشتے ہی کو ان کے لیے رسول بنا کر بھیجتے۔ ان سے کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان بس ایک اللہ کی گواہی کافی ہے۔ (بنی اسرائیل:۹۴-۹۶)
>
> تو نوحؑ کی قوم کے کافر سرداروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ شخص کچھ بھی نہیں ہے مگر ایک بشر تم ہی جیسا۔ اس کی غرض یہ ہے کہ یہ تم پر برتری حاصل کرے۔ اللہ کو اگر بھیجنا ہوتا تو فرشتے بھیجتا۔ یہ بات تو کبھی ہم نے اپنے باپ دادا کے وقتوں میں سنی ہی نہیں (کہ بشر رسول بن کر آئے)۔ (المؤمنون:۲۴)
>
> ان قوموں نے اپنے رسولوں سے کہا: ''تم کچھ نہیں ہو مگر ویسے ہی انسان جیسے ہم ہیں۔ تم ہمیں ان ہستیوں کی عبادت و اطاعت سے روکنا چاہتے ہو جن کی عبادت و اطاعت باپ دادا سے ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اچھا تو لاؤ کوئی سند۔'' ان کے رسولوں نے ان سے کہا: ''واقعی ہم کچھ بھی نہیں ہیں مگر تم ہی جیسے انسان، لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے۔ اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم تمہیں کوئی سند لا دیں۔ سند تو اللہ ہی کے اذن سے آ سکتی ہے۔ اور اللہ پر اہل ایمان کو بھروسہ کرنا چاہیے۔'' (ابراہیم:۱۰-۱۱)
>
> رسول کی قوم کے جن سرداروں نے کفر اختیار کیا اور آخرت کی پیشی کو جھٹلایا اور جن کو ہم نے دنیا کی زندگی میں آسودہ کر رکھا تھا، وہ کہنے لگے: ''یہ شخص کچھ نہیں ہے مگر ایک بشر تم جیسا، جو کچھ تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا ہے اور جو کچھ تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے، اب اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک بشر کی اطاعت قبول کر لی تو گھاٹے ہی میں رہے۔'' (المؤمنون:۳۳-۳۴)

> کیا تمہیں ان لوگوں کی کوئی خبر نہیں پہنچی جنھوں نے اس سے پہلے کفر کیا اور پھر اپنی شامت اعمال کا مزہ چکھ لیا؟ اور آگے (آخرت میں) ان کے لیے ایک دردناک عذاب ہے۔ اس انجام کے مستحق وہ اس لیے ہوئے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی کھلی دلیلیں اور نشانیاں لے کر آتے رہے۔ لیکن انہوں نے کہا: ''کیا بشر ہمیں ہدایت دیں گے؟'' اس طرح انہوں نے کفر کیا اور منہ پھیر لیا تو اللہ بھی ان سے بے پرواہ ہو گیا اور اللہ تو ہے ہی بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ محمود۔ (التغابن: ۵-۶)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیگر تمام رسولوں کی طرح انسان اور اللہ کا بندہ ہی تھے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دے دیا کہ وہ لوگوں کو صاف صاف بتا دے کہ وہ اور لوگوں ہی جیسے انسان ہیں۔ ان میں کسی قسم کی فوق بشری یا الوہی صفات قطعاً نہیں ہیں۔ ہر طرح کی الوہی صفات سے متصف صرف ایک اللہ ہی کی ذات والا صفات ہے۔ ایمان رکھنے والوں کو لازم ہے کہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی کو بھی حتی کہ محمدؐ کو بھی شریک نہ کریں۔ تمام الوہی صفات کا حامل دراصل واحد اللہ ہی کی ذات ہے۔ اسی اللہ نے رسول کو رسول بنایا یا ان پر کتاب نازل فرمائی:

> اے نبیؐ! کہو کہ میں ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا الٰہ بس ایک ہی الٰہ ہے۔ تو جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ (الکہف: ۱۱۰)
>
> تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر یہ کتاب نازل کی۔ (الکہف: ۱)
>
> (اے نبیؐ!) کہو! ''میں تم لوگوں کے لیے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں، نہ نفع کا۔'' (الجن: ۲۱)
>
> محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس وہ ایک رسول ہیں، ان سے پہلے اور بھی رسول گزر چکے ہیں۔ (آل عمران: ۱۴۴)

اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول ماننے سے قبل ان کے اللہ تعالیٰ کے بندے ہونے پر ایمان لانا پہلی شرط ہے۔

وَرَسُوْلُهٗ

انسانی علم و عقل، فکر و فہم، تحقیق و تدقیق، اخذ و ادراک اور تجربہ و مشاہدہ سرے سے اس لائق ہیں ہی نہیں جو انسان کو حقائق سے قریب کر سکیں، کجا کہ صحیح نتائج اخذ کیے جا سکیں۔ اس کے باوجود شیطانوں اور ان کے ہم نواؤں اور حلیفوں نے بزعم باطل ہر زمانے میں اور ہر ایک خطۂ ارضی میں حیات انسانی سے متعلق مختلف قسم کے غلط اور بدانجام اصول و نظریات اور اعمال و اشغال کو پیش کرتے رہے ہیں، ان کی

ضرورت اور افادیت کی دلیلیں بھی وضع کرتے رہے ہیں اور اثر و رسوخ، ظلم و جبر اور قوت و اقتدار کے زور پر انہیں جاری و نافذ بھی کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ انسانوں پر بے پایاں فیض و کرم اور رحمت و شفقت ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لیے حیات انسانی سے متعلق صحیح، حقیقی، سیدھے اور کامیاب عقائد و نظریات، اصول و طریق اور احکام و ہدایات اپنے رسولوں اور نبیوں کے واسطے سے ہم تک پہنچایا:

> اور اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ ہے سیدھا راستہ بتانا جب کہ ٹیڑھے راستے بھی موجود ہیں۔ (النحل: ۹)
>
> تو اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا جو راست روی پر بشارت دینے والے اور کج روی کے نتائج سے ڈرانے والے تھے اور ان کے ساتھ کتاب حق بھی نازل کی تاکہ حق کے بارے میں لوگوں کے درمیان جو اختلافات رونما ہو گئے ان کا فیصلہ کرے۔ (البقرۃ: ۲۱۳)

اسی سلسلۂ نبوت و رسالت کی آخری کڑی آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں:

> محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ (الفتح: ۲۹)
>
> اے محمدؐ! بے شک تم تو محض خبردار کر دینے والے ہو، اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے۔ (الرعد: ۷)
>
> اے محمدؐ! تم یقیناً رسولوں میں سے ہو۔ (یٰس: ۳)

اللہ تعالیٰ نے ہر بستی میں ایک ایک نبی بھیجنے کے بجائے ساری دنیا کے لیے آپؐ ہی کو رسول مبعوث فرمایا ہے اور اس کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے دی ہے:

> اگر ہم چاہتے تو ہر ایک بستی میں ایک ایک خبردار کرنے والا اٹھا کھڑا کرتے۔ (الفرقان: ۵۱)
>
> اے نبیؐ! ہم نے تم کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء: ۱۰۷)
>
> اے نبیؐ! کہہ دو کہ ''اے انسانو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔'' تو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی امی پر، جو اس کے احکام کو مانتا ہے، اور پیروی اختیار کرو اس کی، تاکہ تم راہ راست پا سکو۔ (الاعراف: ۱۵۸)
>
> اے محمدؐ! ہم نے تم کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ (النساء: ۷۹)

رسولوں کو اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایات کے لیے پیغام دے کر مبعوث فرماتا ہے۔ لہٰذا رسول انسانوں کو صحیح راستے کی ہدایت دیتا ہے، اس کے ساتھ ہی صحیح راستے پر ایمان لانے اور اس پر گام زن ہونے والوں کو کامیابی اور انعام و اکرام کی خوش خبری سناتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی صحیح رہنمائی سے بے اعتنائی برتنے والوں، انکار کرنے والوں اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کو ان کے برے انجام سے متنبہ بھی کرتا ہے۔ چنانچہ آنحضورؐ بھی بشارت و انذار کے منصب پر مامور تھے:

> رسولوں کو ہم اس کام کے سوا کسی اور غرض کے لیے نہیں بھیجتے کہ وہ بشارت اور تنبیہ کی خدمت انجام دے دیں۔(الکہف:۵۶)
>
> اے نبیؐ! ہم نے تمھیں بھیجا ہے گواہ بنا کر اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر۔ اور بشارت دے دو ان لوگوں کو جو (تم پر) ایمان لائے ہیں کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا اجر ہے۔(الاحزاب:۴۵-۴۷)
>
> اور (اے نبیؐ!) ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔(سبا:۲۸)

رسولوں کو اللہ تعالیٰ اپنی پیغام رسانی کے لیے مبعوث فرماتا ہے۔ لہٰذا ان رسولوں پر ایمان لانا، ان کی تعظیم و تکریم کرنا، ان سے ادب و احترام سے پیش آنا، ہر حال میں ان کا ساتھ دینا، انھیں اپنا ہادی و رہنما تسلیم کرنا، ان کے پیش کردہ احکام و ہدایات جو دراصل اللہ ہی کے احکام و ہدایات ہوتے ہیں پر عمل کرنا اور ان کے پیش کردہ نصب العین کو اپنا نصب العین بنا لینا تمام انسانوں پر فرض ہے، جن کی کما حقہ انجام دہی کامیابی و سرخ روئی اور فوز و فلاح کا باعث ہے اور جن کا انکار کرنا، ان سے پہلو تہی کرنا یا ان سے بے نیازی برتنا سراسر خسران اور سزا کا موجب:

> اے نبیؐ! ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبردار کر دینے والا بنا کر بھیجا ہے، تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس کا ساتھ دو، اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو۔(الفتح:۸-۹)
>
> ہم جو رسول بھی بھیجتے ہیں اسی لیے تو بھیجتے ہیں کہ وہ نیک کردار لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والے اور بدکردار لوگوں کے لیے ڈرانے والے ہوں۔ پھر جو لوگ ان کی بات مان لیں اور (اپنے عقائد و اعمال کی) اصلاح کر لیں، ان کے لیے کسی خوف یا رنج کا موقع نہیں ہے اور جو ہماری آیات کو جھٹلائیں گے وہ اپنی نافرمانیوں کی پاداش میں سزا بھگت کر رہیں گے۔(الانعام:۴۸-۴۹)
>
> میرا کام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں تک) پہنچا دوں۔(الجن:۲۳)
>
> اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ، اللہ تمھیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمھیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمھارے قصور معاف کرے گا۔ اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔(الحدید:۲۸)
>
> مومن تو اصل میں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دل سے مانیں۔(النور:۶۲)

نبوت اور رسالت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، وہ نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہو گیا۔ آنحضورؐ کی معرفت دین اللہ مکمل کر دیا گیا اور اللہ کی

نعمت اس کے بندوں پر تمام ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے دین حق کو قیامت تک کے لیے محفوظ رکھنے کا مژدہ بھی سنا دیا۔ لہٰذا، اب مزید نبوت و رسالت کی ضرورت باقی نہ رہی:

> لوگو! محمدؐ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔(الاحزاب:۴۰)
>
> آج میں نے تمھارے لیے تمھارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔(المائدۃ:۳)
>
> بے شک ہم نے ہی اس ذکر کو نازل فرمایا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔(الحجر:۹)

رسالت

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے اپنے رسولوں کی معرفت کتابیں نازل فرمائیں اور رسولوں کو ان کتابوں کی تعلیم دینے، ان کی تشریح و تعبیر پیش فرمانے، ان تعلیمات و ہدایات کو قبول کر لینے والوں کا تزکیہ کرنے، دین حق کو غالب کرنے، عدل و قسط قائم کرنے اور پیش کردہ ہدایات و تعلیمات کا بذات خود عملی نمونہ پیش فرمانے اور مثال قائم کرنے پر مامور فرمایا:

> ہم نے اپنے رسولوں کو صاف اور واضح نشانیوں اور ہدایتوں کے ساتھ بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل فرمایا تا کہ لوگ عدل و قسط پر قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑا زور و قوت ہے اور لوگوں کے لیے منافع بھی ہیں۔ یہ اس لیے کیا گیا کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ کون اس کو دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔(الحدید:۲۵)

چنانچہ اپنے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اعلان کر دیا:

> وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو تمام ادیان (باطل) پر غالب کر دے اور اس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔(الفتح:۲۸)
>
> نہایت متبرک ہے وہ (اللہ) جس نے یہ فرقان اپنے بندے (محمدؐ) پر نازل کیا ہے تا کہ سارے جہان والوں کے لیے خبردار کر دینے والا ہو۔(الفرقان:۱)
>
> اس قرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور حق کے ساتھ ہی یہ نازل ہوا ہے۔(بنی اسرائیل:۱۰۵)
>
> درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔(الاحزاب:۲۱)
>
> اور یہ ذکر (قرآن) ہم نے تم پر نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کے سامنے اس کی تعلیم کی تشریح و توضیح پیش کرتے جاؤ جو ان کے لیے اتاری گئی ہے، شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔(النحل:۴۴)

اس طرح ہم نے تم میں سے ہی ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیات سناتا ہے، تمہاری زندگیوں کو سنوارتا ہے، تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ لہٰذا تم مجھے یاد کرو، میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا، اور میرا شکر کرو اور کفرانِ نعمت نہ کرو۔ (البقرۃ:۱۵۱-۱۵۲)

اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اس وقت تک ایمان نہیں ہے جب تک کہ ان پر نازل ہونے والی اللہ کی کتاب ''قرآن'' پر ایمان نہ لایا جائے:

تو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول (محمدؐ) پر اور نور (قرآن) پر جو ہم نے نازل کیا ہے۔ (التغابن:۸)

اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے صالح عمل کیے اور اس چیز پر ایمان لے آئے جو محمدؐ پر نازل ہوئی ہے اور وہ ہے سراسر حق ان کے رب کی طرف سے۔ اللہ نے ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں اور ان کی اصلاح کر دی۔ (محمد:۲)

لوگو! یہ رسولؐ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آ گیا ہے، ایمان لے آؤ، یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔ (النساء:۱۷۰)

قرآن کریم

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فوز و فلاح کے لیے اپنی کتاب ''قرآن کریم'' نازل فرما کر فی الحقیقت لوگوں پر اپنا بہت بڑا فضل وکرم فرمایا ہے۔ قرآن لوگوں کے لیے ایک نہایت ہی جامع اور ہمہ گیر تعلیمات و ہدایات اور نصیحت و تذکیر کا مخزن ہے۔ یہ کتاب ہر خاص و عام کو ضلالت سے نکال کر نور سے منور کرنے والی ہے۔ علم میں مفصل ہے اور ہر چیز کی وضاحت پیش کرنے والی ہے۔ یہ سلامتی کے راستے بتانے والی اور صراط مستقیم کی رہنمائی کرنے والی ہے۔ یہ حق نما اور روشن دلیل ہے۔ یہ جو کچھ بھی بتاتی ہے صاف صاف، واضح طور پر اور دوٹوک انداز میں بیان کر دیتی ہے۔ غرض کہ یہ کتاب انسانوں ہی کے لیے نازل کی گئی ہے، اس لیے اس میں انسانوں اور ان سے متعلقہ امور و معاملات کا ذکر ہے۔ چنانچہ اس پر ایمان لانے والوں کے لیے یہ ہدایت، رحمت، برکت اور شفاء ہے:

ہم ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب لے آئے ہیں جس کو ہم نے علم کی بنا پر مفصل بنایا ہے اور جو ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ (الاعراف:۵۲)

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے جو اس (امت) کے مقابلے میں شہادت دے گا اور ان لوگوں کے مقابلے میں شہادت دینے کے لیے ہم تمہیں لائیں گے۔ اور یہ کتاب

ہم نے تم پر نازل کر دی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کے لیے۔ (النحل:۸۹)

تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور حق نما واضح کتاب آ گئی ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنے اذن سے ان کو اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف لاتا ہے اور راہِ راست کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ (المائدۃ:۱۵-۱۶)

لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل روشن آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور بھیج دیا ہے۔ تو اب جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئیں گے اور ان کی پناہ ڈھونڈھیں گے ان کو اللہ اپنی رحمت اور فضل وکرم کے دامن میں لے لے گا اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ ان کو دکھا دے گا۔ (النساء:۱۷۴-۱۷۵)

بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے اور ایمان لانے والوں کو یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔ (بنی اسرائیل:۹)

درحقیقت اس (قرآن) میں رحمت ہے اور نصیحت ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ (العنکبوت:۵۱)

یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو اپنا مدعا صاف صاف بیان کرتی ہے۔ (یوسف:۱)

یہ تو ایک یاددہانی ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ سے ڈرے۔ (طٰہٰ:۳)

اور یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کی ہے ایک برکت والی کتاب۔ تو تم اس کی پیروی کرو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (الانعام:۱۵۵)

لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے، کیا تم عقل نہیں رکھتے ہو۔ (الانبیاء:۱۰)۔

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ ان سے کہو کہ ''یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیے، یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔ (یونس:۵۷)

لوگو! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔ (الاعراف:۳)

☆☆☆

باب — ۴

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ایمان کی شرط

ایمان محض زبانی دعوے کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی لازمی شرط زندگی کے جملہ امور و معاملات --- انفرادی ہو کہ اجتماعی، خانگی ہو کہ معاشرتی، سیاسی ہو کہ معاشی، اخلاقی ہو کہ تمدنی، تعلیمی ہو کہ تنظیمی، قومی ہو کہ بین الاقوامی --- میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی بہر صورت اور بہر حال صدق دلی کے ساتھ بے چوں چرا اطاعت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ ہم نے اپنے رسولؐ کو اور ان کی معرفت قرآن کو بھیجا ہی اس لیے ہے کہ ان کی بے چوں و چرا اور بلا پس و پیش ہر حال میں اطاعت کی جائے، اس لیے کہ رسولؐ کا اسوہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا کامل ترین نمونہ ہے اور ان کے اعمال و اقوال اللہ تعالیٰ کے احکام و مرضیات اور اس کی تعلیمات و ہدایات کے عین مطابق:

کہو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ (النور:۵۴)

ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے، اسی لیے بھیجا ہے کہ اذن خداوندی کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے۔ (النساء:۶۴)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور حکم سننے کے بعد اس سے سرتابی نہ کرو۔ (الانفال:۲۰)

(ہر نبی نے اپنی قوم سے یہی کہا:) میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں، لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (الشعراء:۱۰۷-۱۰۸)

اے لوگو جو ایمان لاتے ہیں! اللہ اور اس کے رسولؐ کی پکار پر لبیک کہو اس لیے کہ رسولؐ تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔ (الانفال:۲۴)

اور جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ، اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (الحشر:۷)

ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف بلائے جائیں تا کہ رسولؐ ان کے درمیان معاملات کا فیصلہ کرے تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (النور:۵۱)

جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔ (النساء:۸۰)

جس شخص نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ (الاحزاب:۷۱)

کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔ (الاحزاب:۳۶)

نہیں اے محمدؐ! تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلاف میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ سربسر تسلیم کر لیں۔ (النساء:۶۵)

اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور ہم نے اطاعت قبول کی مگر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ (اطاعت سے) منہ موڑ جاتا ہے۔ ایسے لوگ ہرگز مومن نہیں ہیں۔ (النور:۴۷)

چنانچہ زبان سے اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا دم بھرنے کے باوجود جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم سے سرتابی کریں گے ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے:

اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ (الجن:۲۳)

ایمان اور عمل صالح

جیسا کہ عرض کیا گیا ایمان محض زبانی دعوے کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان کا فوری تقاضا صالح اعمال ہیں جو ایمان کے اقرار کے ساتھ ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ایمان کا صالح اعمال سے صرف گہرا تعلق ہی نہیں ہے بلکہ دونوں ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں۔ جہاں ایمان ہوگا وہاں صالح اعمال لازماً ہوں گے۔ یہ صالح اعمال ہی ہیں جو کسی شخص کے ایمان کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ محض زبان سے ایمان کا دعویٰ کرنا اور عمل صالح سے دور رہنا نہ تو اللہ کو مطلوب ہے اور نہ ہی ایسا ایمان اپنے اندر کوئی فائدہ رکھتا ہے۔ ایسے ایمان سے کچھ حاصل ہونا اور کسی اجر کا مستحق ہونا تو دور کی بات ہے خسران و عذاب سے بچ جانا بھی ممکن نہیں ہے:

> زمانے کی قسم، بلاشبہ انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور صالح اعمال کرتے رہے۔ (العصر: ۱-۳)

> بے شک ایمان لانے والے ہوں، یہودی ہوں، نصاریٰ ہوں یا صابی ہوں، جو کوئی بھی اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا، اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور اس کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔ (البقرۃ: ۶۲)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے یہاں جو چیز اوپر چڑھتی ہے وہ پاکیزہ کلمہ، کلمۂ حق ہے، لیکن اس کلمے کو اوپر پہنچانے کا ذریعہ صالح اعمال ہی ہیں:

> اس (اللہ) کے یہاں جو چیز اوپر چڑھتی ہے وہ صرف پاکیزہ کلمہ ہے اور عمل صالح اس کو اوپر چڑھاتا ہے۔ (فاطر: ۱۰)

حتیٰ کہ اس ایمان کا اعتبار ہی نہیں ہے جو اپنے ساتھ صالح اعمال نہ رکھتا ہو:

> حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائیں، پھر وہ شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں (اپنے دعوائے ایمان میں) وہی سچے اور راست گو لوگ ہیں۔ (الحجرات: ۱۵)

صالح مومنین وہ بہترین خلائق ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائے گا، ان کی برائیاں ان سے دور کردے گا، ان میں اپنی نیکیوں کے پروان چڑھانے کی انہیں توفیق بخشے گا، انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا، انہیں اچھی جزا دے گا، راہِ حق پر گامزن ہونے اور اس پر قائم رہنے کی استطاعت وہمت اور عزم وحوصلہ عطا فرمائے گا اور امن وعزت کے مواقع فراہم کرے گا، غرض کہ دنیا اور آخرت دونوں ہی جہانوں میں بہتر اجر عطا فرمائے گا:

> جو لوگ ایمان لے آئیں اور صالح عمل کریں، وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں۔ (البینہ: ۷)

> اِلّا یہ کہ کوئی توبہ کرے، ایمان لائے صالح عمل کرنے لگے، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑا غفور اور رحیم ہے۔ (الفرقان: ۷۰)

> تو جو لوگ ایمان لائیں گے اور عمل صالح کریں گے ان کے لیے مغفرت ہے اور رزق کریم۔ (الحج: ۵۰)

> جو لوگ ایمان لائیں گے اور صالح عمل کریں گے، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور انہیں بڑا اجر ملے گا۔ (المائدۃ: ۹)

> اور جو ان میں سے ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا، اس کے لیے اچھی جزا ہے اور ہم اس کو نرم احکام دیں گے۔ (الکہف: ۸۸)

> اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور صالح عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں پسند کیا ہے اور ان کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا۔ بس وہ میری عبادت واطاعت کریں، میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کریں۔ (النور: ۵۵)

> جو شخص بھی صالح عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔ (النحل: ۹۷)

> تو جو لوگ ایمان لائیں اور عمل صالح کرتے رہیں انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یہی صریح کامیابی ہے۔ (الجاثیہ: ۳۰)

> البتہ جو شخص توبہ کرلے، ایمان لے آئے اور صالح عمل کرنے لگے، وہی فلاح پانے والوں میں ہوگا۔ (القصص: ۶۷)

مومنین صالحین ہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے نعمتوں بھری دائمی جنت اور اپنی رضا وخوشنودی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ انسان کے لیے یہی سب سے بڑی اور حقیقی کامیابی ہے۔ اللہ نے مختلف انداز سے اس کی بشارت دی ہے:

> اور بشارت دے دو ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو کہ ان کے لیے جنت ہے۔ (البقرۃ: ۲۵)

> اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور صالح عمل کریں گے، وہی جنتی ہیں اور جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرۃ: ۸۲)

> اور جو کوئی بھی صالح عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔ (النساء: ۱۲۴)

> جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے صالح عمل کیے، یقیناً ان کے لیے جنت ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔ (البروج: ۱۱)

البتہ جولوگ توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں اور صالح عمل اختیار کرلیں وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہ ہوگی۔ان کے لیے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے در پردہ وعدہ کر رکھا ہے اور یقیناً یہ وعدہ پورا ہوکر رہنا ہے۔(مریم:۶۰-۶۱)

اور وہ لوگ جو ایمان لائیں اور صالح عمل کریں انہیں ہم ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون اپنی باتوں میں سچا ہوگا۔(النساء:۱۲۲)

جولوگ ایمان لائے اور جنہوں نے صالح عمل کیے، وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں۔ان کی جزا ان کے رب کے پاس دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ کچھ ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے رب کا خوف کیا ہو۔(البینہ:۷-۸)

☆☆☆

باب—۵

اسلام

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم کے ذریعہ اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت جہاں ایمان اور کفر، شرک، الحاد اور دہریت کی تفصیل سے وضاحت فرمادی ہے، وہیں اس نے اپنے بندوں کو عبادات واطاعات کا مکمل علم بھی بخش دیا ہے اور حیات انسانی سے متعلق جملہ امور ومعاملات---خواہ وہ انفرادی ہو کہ اجتماعی، معاشرتی ہو کہ ریاستی، قومی ہو کہ بین الاقوامی، معاشی ہو کہ سیاسی، تعلیمی ہو کہ اخلاقی---کا مکمل اور منضبط دین بھی عنایت فرمادیا ہے جس کے ہر ایک جزو پر عمل آوری اور اس کی مستقلاً پابندی کا اللہ تعالیٰ نے حکم بھی فرمادیا ہے۔ یہ دین حق ہے، مبنی بر فطرت ہے اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہے۔اس دین متین کا نام خود اللہ تعالیٰ نے ''اسلام'' رکھا ہے اور اس پر عمل کرنے والے کو ''مسلم'' کہا ہے۔اس پر عمل آوری ہی عمل صالح ہے کیوں کہ یہی صراط مستقیم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو حکم فرمادیا:

اے ایمان والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ۔(البقرۃ:۲۰۸)

تو جنہوں نے اسلام اختیار کرلیا، انہوں نے نجات کی راہ پالی۔(الجن:۱۴)

اور جولوگ کتاب (کے دیے ہوئے احکام اور اس کی ہدایات) کی پابندی کرتے ہیں اور جنہوں نے نماز قائم کر رکھی ہے، یقیناً ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کریں گے۔(الاعراف:۱۷۰)

بلکہ کسی کے مومن ہونے کی علامت ہی اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے احکام وہدایات کی پابندی ہے:

سچے اہل ایمان وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ اور اعتماد رکھتے ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے ان میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں، قصوروں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔(الانفال:۲-۴)

اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر کچھ چیزیں لازم کی ہیں اور ان پر استقامت کے ساتھ پابند رہنے کا مطالبہ کیا ہے۔ان کی پابندی کرنے پر ہی اللہ کے بندوں کی فوز وفلاح کی ضمانت

ہے، ورنہ خسران سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ مثلاً ---نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، انفاق و جہاد فی سبیل اللہ، تحفظ شرم گاہ، امانت اور عہد و پیمان کی پاس داری، والدین کے ساتھ حسن سلوک، قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور غلاموں کی خبر گیری، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، مومنوں کی تائید و نصرت، حق و انصاف اور عدل و قسط کی علم برداری وغیرہ:

نماز درحقیقت ایسا فرض ہے جو پابندیٔ وقت کے ساتھ اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے۔(النسا:۱۰۳)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! رکوع اور سجدہ کرو، اپنے رب کی عبادت و اطاعت کرو، اور نیک کام کرو تا کہ تم کو فلاح نصیب ہو، اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے۔ قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر۔ اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام ''مسلم'' رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا نام یہی ہے) تا کہ رسولؐ تم پر گواہ ہو اور تم (تمام دوسرے) لوگوں پر گواہ۔ تو نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ ہے تمہارا مولیٰ، بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ اور بہت ہی اچھا ہے وہ حامی و مددگار۔(الحج:۷۷-۷۸)

یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں، لغویات سے دور رہتے ہیں، زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملکِ یمین میں ہوں کہ ان پر محفوظ نہ رکھنے میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں، اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں، اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں، یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(المؤمنون:۱-۱۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں (انبیاء کے پیروؤں) پر فرض کیے گئے تھے، اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔(البقرۃ:۱۸۳)

لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔(آل عمران:۹۷)

بے شک اللہ کو محبوب وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔(الصّف:۴)

تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو، اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس سے بے خبر نہ ہوگا۔(آل عمران:۹۲)

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ اور یوم آخر اور ملائکہ اور اس کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے نبیوں پر (دل سے) ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں اور تنگی اور مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں سچے لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔(البقرۃ:۱۷۷)

مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی۔ یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔(التوبہ:۷۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے (ایمان والے) لوگوں کا ساتھ دو۔(التوبہ:۱۱۹)

(اے ایمان والو!) نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔(التوبہ:۴۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! انصاف کے علم بردار اور محافظ بنو اور اللہ واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے، لہٰذا، اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو۔ اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔(النساء:۱۳۵)

یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو، اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔(النساء:۵۸)

اب دنیا میں وہ بہترین امت تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے اٹھایا گیا ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔(آل عمران:۱۱۰)

جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان ہے، اور جو کچھ اللہ کے یہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ وہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں، جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور اگر غصہ آ جائے تو درگزر کر جاتے ہیں، جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے معاملات آپس

کے مشورے سے چلاتے ہیں، ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ (الشوریٰ:۳۶-۳۹)

بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو؟ تو خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ سے چکا لیا ہے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے، اس کی عبادت واطاعت کرنے والے، اس کی تعریف کے گن گانے والے، اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے، اس کے آگے رکوع وسجود کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، بدی سے روکنے والے اور اللہ کے (قائم کردہ) حدود کی حفاظت کرنے والے (اس شان کے ہوتے ہیں وہ مومنین جو اللہ سے بیع کا معاملہ کرتے ہیں۔) اور ان مومنوں کو خوش خبری دے دو۔ (التوبہ:۱۱۱-۱۱۲)

معروفات پر عمل آوری کے حکم کے ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو کچھ ممنوع اور حرام اعمال اور طریقوں سے دور رہنے کی بھی سخت تاکید فرمائی ہے، جن سے مجتنب رہنے پر ہی ان کے لیے فوز وفلاح کی ضمانت ہے اور خسران سے بچنا ان کے لیے ممکن ہے۔ مثلاً ---شرک، کفر، منافقت، الحاد اور دہریت، والدین کے ساتھ بدسلوکی، ظلم وزیادتی، تکبر وغرور، ناحق قتل وخون، قتل اولاد، ناانصافی، بدی، بے شرمی اور بے حیائی، زنا اور لوازمات زنا، ناجائز اور حرام مال، کنجوسی اور فضول خرچی، ناپ تول میں کمی، امانت میں خیانت، بدعہدی، شراب، جوا، آستانے، پانسے، فال گیری، قیافہ شناسی، مردار، خون، سور کا گوشت، غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ، سود اور کافروں، مشرکوں، منافقوں، ملحدوں، دہریوں غرض کہ مسلمانوں کے علاوہ کسی اور کی ولایت اور دوستی وغیرہ:

ان سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں: بے شرمی کے کام---خواہ کھلے ہوں یا چھپے---اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی ایسے کو شریک کرو جس کے لیے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی، اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو۔ (الاعراف:۳۳)

ان سے کہو آؤ میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں: یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے، اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی، اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔ یہ

باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔ اور یہ کہ مال یتیم کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے۔ اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔ ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہے۔ اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ نیز اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی سیدھا راستہ ہے۔ لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے۔ یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے تاکہ تم کج روی سے بچو۔ (الانعام:۱۵۱-۱۵۳)

تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ---تم کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس (اللہ) کی۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو اور دعا کرو کہ ''پروردگار! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا'' تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لیے درگزر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویے کی طرف لوٹ آئیں۔ رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔ فضول خرچی نہ کرو، فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اگر ان (حاجت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں) سے تمہارا کترانا ہو اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو تو انہیں نرم جواب دے دو۔ نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ تیرا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے۔ اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ در حقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔ زنا کے قریب نہ پھٹکو۔ وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ۔ قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے، تو چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے، اس کی مدد کی جائے گی۔ مال یتیم کے پاس نہ پھٹکو مگر احسن طریقے سے، یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائے۔ عہد کی پابندی کرو بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہوگی۔ پیمانے سے دو تو پورا کر کے دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے۔ کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ کان اور دل سبھی کی باز پرس ہونی ہے۔ زمین میں اکڑ

کرنہ چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو، نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔ ان امور میں سے ہر ایک کا برا پہلو تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ (بنی اسرائیل:۲۳-۳۸)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے بچو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔ (المائدۃ:۹۰)

تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ (المائدۃ:۳)

(اور حرام ہیں وہ جانور) جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے کہ تم پانسوں کے ذریعہ اپنی قسمت معلوم کرو۔ یہ سبھی فسق ہیں۔ (المائدۃ:۳)

اور اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ (البقرۃ:۲۷۵)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہ بڑھتا چڑھتا سود کھانا چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (آل عمران:۱۳۰)

اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض کے لیے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔ (البقرۃ:۱۸۸)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ، لین دین ہونا چاہیے آپس کی رضامندی سے اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔ جو شخص ظلم وزیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم ضرور آگ میں جھوکیں گے اور یہ اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جارہا ہے تو تمہاری چھوٹی چھوٹی برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ساقط کردیں گے اور عزت کی جگہ داخل کریں گے۔ (النساء:۲۹-۳۱)

اور تم اللہ کی عبادت واطاعت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور پڑوسی رشتہ دار سے، اجنبی ہم سایہ سے، پہلو کے ساتھی سے اور مسافر سے اور ان لونڈی اور غلاموں سے جو تمہارے قبضے میں ہوں، احسان کا معاملہ رکھو۔ یقین جانو کہ اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔ اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں جو کنجوسی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔ ایسے کافر نعمت لوگوں کے لیے ہم نے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ بھی اللہ کو ناپسند ہیں جو

اپنے مال محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور درحقیقت نہ تو وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخر پر۔ سچ یہ ہے کہ شیطان جس کا رفیق ہوا اسے بہت ہی بری رفاقت میسر آئی۔ (النساء:۳۶-۳۸)

اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔ اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو، اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو جب کہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو۔ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ (النحل:۹۰-۹۱)

جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اس کی سزا بہت سخت ہے۔ (المائدۃ:۲)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بندشوں کی پابندی کرو۔ (المائدۃ:۱)

اللہ نے تم کو جو نعمت عطا کی ہے اس کا خیال رکھو اور اس پختہ عہد و پیمان کو نہ بھولو جو اس نے تم سے لیا ہے، یعنی تمہارا یہ قول کہ "ہم نے سنا اور اطاعت کی۔" اللہ سے ڈرو، اللہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو، کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور انہیں بڑا اجر ملے گا، اور وہ لوگ جو کفر کریں اور اللہ کی آیات کو جھٹلائیں، وہ دوزخ میں جانے والے لوگ ہیں۔ (المائدۃ:۷-۱۰)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اپنا ولی اور دوست ایمان والوں کے سوا کسی اور کو نہ بناؤ۔ تم نہیں دیکھتے کہ وہ تمہاری خرابی کے کسی موقع سے فائدہ اٹھانے سے نہیں چوکتے۔ (آل عمران:۱۱۸)

مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور یار و مددگار ہرگز نہ بنائیں، جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ (آل عمران:۲۸)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم ان لوگوں کی اطاعت کرو گے جنھوں نے کفر کیا ہے تو وہ تم کو الٹا پھیر لے جائیں گے، تمہیں مرتد بنادیں گے اور تم نامراد ہوجاؤ گے۔ (آل عمران:۱۴۹)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں (منافقوں) کو اپنا رفیق نہ بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف صریح حجت دے دو؟ یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ (النساء:۱۴۴-۱۴۵)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود ونصاریٰ کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور اگر تم میں سے کوئی ان کو رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر ان ہی میں ہے۔ یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔ (المائدۃ:۵۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔ تم میں سے جو ان کو اپنا رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے۔ تم کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز واقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔ (التوبہ:۲۳-۲۴)

تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی ہے، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی، یا ان کے اہل خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔ وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وہ اللہ کی جماعت کے لوگ ہیں، خبردار رہو، اللہ کی جماعت والے ہی فلاح پانے والے ہیں۔ (المجادلہ:۲۲)

غرض کہ کسی شخص کا محض ایمان اس کے لیے اس وقت تک نافع نہیں ہے اور نہ ہی جنت کی ضمانت جب تک کہ اس ایمان کی تصدیق عمل صالح سے نہ کی جائے اور ٹھیک اسی طرح محض صالح عمل بھی کسی شخص کے لیے نافع نہیں ہے اور نہ ہی اسے جنت میں داخلہ مل سکے گا جب تک کہ وہ صاحب ایمان نہ ہو:

اور وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور صالح عمل کریں انہیں ہم ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہوگا۔ انجام کار نہ تو تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو بھی بدی کرے گا وہ اس کا پھل پائے گا اور اللہ کے مقابلے میں اپنے لیے کوئی حامی و مددگار نہ پا سکے گا۔ اور جو صالح عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔ (النساء:۱۲۲-۱۲۴)

آزمائش

کلمۂ شہادت کا اقرار اپنے ساتھ آزمائشیں ضرور لاتا ہے تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ کلمۂ شہادت کا اقرار کرنے والا اپنے قول واقرار میں صادق اور ثابت قدم بھی ہے یا محض دکھاوے کے لیے یا اپنی کسی دنیاوی غرض ومنفعت کے حصول کے لیے حق کی شہادت پیش کر رہا ہے۔ یہ آزمائشیں ہی ہیں جو ایمان کے دعوے داروں کے ایمان کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہیں۔ لہٰذا، اللہ تعالیٰ نے ہر ایک مومن کے لیے آزمائش لازم فرما دیا ہے تاکہ وہ دیکھ لے کہ اپنے دعوائے ایمان میں صادق اور ثابت قدم کون ہے اور منافق اور فاسق کون۔ اس کے علاوہ آزمائشیں اس لیے بھی رکھی گئی ہیں تاکہ صادق اہل ایمان لوگوں سے منافقوں اور فاسقوں کو ممیز اور علاحدہ کیا جا سکے:

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ''ہم ایمان لائے'' اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالاں کہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ (دعوائے ایمان میں) سچے کون ہیں اور جھوٹے کون۔ (العنکبوت:۲-۳)

لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر، مگر جب وہ اللہ کے معاملے میں ستایا گیا تو اس نے لوگوں کی ڈالی ہوئی آزمائش کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیا۔ اب اگر تیرے رب کی طرف سے فتح ونصرت آ گئی تو یہی شخص کہے گا کہ ''ہم تو تیرے ساتھ تھے'' کیا دنیا والوں کے دلوں کا حال اللہ کو بخوبی معلوم نہیں ہے؟ اور اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ ایمان لانے والے کون ہیں اور منافق کون۔ (العنکبوت:۱۰-۱۱)

ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے، یہاں تک کہ دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں اور تمہارے حالات کی بھی جانچ کر لیں۔ (محمد:۳۱)

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی جنت میں چلے جاؤ گے حالاں کہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں ہے کہ تم میں سے کون وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جہاد کرنے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ (آل عمران:۱۴۲)

کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے حالاں کہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون وہ لوگ ہیں جنھوں نے (اس کی راہ میں) جہاد کیا اور اللہ اور رسولؐ اور مومنوں کے سوا کسی کو ولی ودوست نہیں بنایا۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (التوبہ:۱۶)

پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی جنت میں داخلہ تمہیں مل جائے گا حالاں کہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا ہے، جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر چکا ہے۔(البقرۃ:۲۱۴)

ہم ضرور تمہیں خوف وخطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ان حالات میں جو لوگ صبر کریں (اور ثابت قدم رہیں) اور جب کوئی مصیبت ان پر پڑے تو وہ کہیں کہ ''ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔'' انہیں خوش خبری دے دو کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے عنایات ہوں گی، اس کی رحمت ان پر سایہ فگن ہوگی اور ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔(البقرۃ:۱۵۵-۱۵۷)

اس طرح مومنین صالحین کی تعریف مختصراً یوں بیان کی جاسکتی ہے:

(مومن تو وہ ہیں) جو اس (اللہ) کے آگے توبہ کرنے والے، اس کی عبادت واطاعت کرنے والے، اس کے آگے رکوع اور سجدے کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور بدی سے روکنے والے، اور اللہ کے (قائم کردہ) حدود کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایسے مومنوں کو (جزائے نیک اور جنت کی) بشارت دے دو۔(التوبہ:۱۱۲)

حقیقت میں مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے پھر انھوں نے کوئی شک نہ کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہی سچے لوگ ہیں۔(الحجرات:۱۵)

☆☆☆

باب—۶

کفر

ایمان کے مقابلے میں کفر ہے، جہاں ایمان نہیں ہوگا وہاں لازماً کفر ہوگا اور جہاں کفر ہوگا وہاں ایمان قطعاً نہیں ہوسکتا۔

کفر کے لفظی معنی ناشکری، احسان فراموشی، چھپانے، پردہ پوشی کرنے، نہ ماننے اور قبول کرنے سے انکار کرنے کے ہیں۔قرآن وسنت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور اس کی کتاب قرآن کریم کے پیش کردہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں، اس کی کتابوں، اس کے فرشتوں اور آخرت سے متعلق تمام اصول وعقائد، اللہ اور رسولؐ کے بتائے ہوئے اصول وقوانین، ان کے عائد کردہ فرائض اور فیصلے اور ان کے حرام کردہ اور ممنوعہ اشیا اور اعمال واشغال میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنا یا لازم نہ جاننا یا ناقابل اعتنا سمجھنا کفر ہے۔مثلاً---

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور اس کے محاسن وکمالات ہر لحاظ سے ایک نہ ماننا، اس کی خالقیت ومالکیت، اس کی قدرت وقوت، اس کے اقتدار واختیارات، اس کی حاکمیت وربوبیت، اس کے غلبہ وقہاریت، اس کے علم وباخبری، اس کی حکمت وتدبر، اس کے نظم ونگہبانی، اس کے حقوق کی ادائیگی اور اس کی عبادات واطاعات، اس سے حاجت ومراد طلبی، اس سے اپنی امیدوں کی وابستگی وغیرہ جملہ امور ومعاملات اور اللہ تعالیٰ کے حی وقیوم، حلیم وحکیم، رحیم وکریم، غنی وحمید، علیم وخبیر، لطیف وبصیر، غفور ورؤف، ولی وحفیظ وغیرہ تمام صفات میں سے کسی ایک بھی صفت یا اس صفت کے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ ترین جزو کا بھی انکار کرنا یا اس کے متعلق تشکیک وتذبذب میں رہنا یا کسی اور ہستی یا شے کو بھی اس میں شریک وسہیم گرداننا یا کسی ادنیٰ درجے میں بھی اس کے مماثل، ہم سر اور مد مقابل قرار دینا کفر ہے۔

اسی طرح زندگی کے جملہ امور ومعاملات میں اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ اصول وقوانین کو نہ ماننا، ان کو بروئے کار نہ لانا، ان کے مطابق فیصلے نہ کرنا، انہیں برضا ورغبت قبول نہ کرنا بھی کفر ہے۔

اسی طرح اس کے رسولوں کو نہ ماننا، رسولوں سے متعلق اللہ اور اس کے رسولؐ کی پیش کردہ

حقیقی وواقعی حیثیتوں کے خلاف عقیدہ رکھنا یا ان کی واقعی حیثیتوں سے انہیں بڑھا چڑھا کر یا گھٹا کر پیش کرنا، مثلاً انہیں فوق فطری مخلوق تصور کرنا، اللہ سے ان کا خونی رشتہ جوڑنا، اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ ترین صفت سے بھی انہیں متصف قرار دینا یا انہیں اللہ کا پیغمبر تسلیم نہ کرنا، ان کی اللہ تعالیٰ کی جانب سے بخشی ہوئی نبوت، ہدایت، علم اور حکمت کا انکار کرنا یا ان کے متعلق تشکیک وتذبذب کا شکار ہونا، ان کے بتائے ہوئے اصول وعقائد، عبادات ومعاملات اور قوانین اور ضابطے کو نہ ماننا، انکار کرنا، انہیں ناقابل عمل قرار دینا اور واجب الاتباع نہ سمجھنا بھی کفر ہے۔

اس کے ساتھ ہی نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننا، ان کو اپنا ہادی ورہنما تسلیم نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے مطاع نہ سمجھنا بھی کفر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان نہ لانا، انہیں من جانب اللہ تسلیم نہ کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہونے والی آخری کتاب کی حیثیت سے قبول نہ کرنا، اسے واحد اور حتمی طور پر نظام وطریق حیات کی حیثیت سے تسلیم نہ کرنا، اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ واحد ذریعۂ علم وروشنی اور ہدایت وحکمت تسلیم نہ کرنا، اس میں بتائے گئے معروفات پر عمل آوری اور منکرات سے بچنے کو ضروری نہ سمجھنا، اسے دنیوی اور اخروی کامیابیوں کا واحد ذریعہ، وسیلہ اور کلید نہ ماننا وغیرہ بھی کفر ہے۔

اسی طرح فرشتوں کو نہ ماننا یا انہیں اللہ کی مخلوق تسلیم نہ کرنا، انہیں اطاعت گزار اور فرماں بردار بندگان خدا سے ماورا سمجھنا یا انہیں اللہ کے ساتھ خونی رشتے سے منسلک کرنا بھی کفر ہے۔

اسی طرح قیامت، حشر ونشر، آخرت اور وہاں کے حساب وکتاب، انسانوں کے ایمان واعمال کے مطابق ان کی جزاوسزا کے لیے جنت وجہنم کا انکار کرنا اور ان سے لاپروائی برتنا بھی کفر ہے۔

اسی طرح اللہ اور اس کے رسولؐ کی جانب سے عبادات ومعاملات سے متعلق مقرر کردہ اصول وقوانین کو نہ ماننا، ان کے عائد کردہ فرائض ونصوص اور تاکیدات کو ان کا مقام نہ دینا، ان کے قائم کردہ حلال وحرام کو حلال وحرام قرار نہ دینا، زندگی کے کسی بھی شعبے میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی بخشی ہوئی شریعت سے تجاوز کرنا یا شریعت سے الگ جارہنا، اس سے بے اعتنائی برتنا اور لاپرواہ ہونا اور اسے ضروری نہ سمجھنا بھی کفر ہے۔

اسی طرح اللہ اور اس کے رسولؐ کو غیر مشروط طور پر مطاع تسلیم نہ کرنا اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی کسی بھی معاملے میں اور کسی بھی طرح کی مخالفت بھی کفر ہے۔ طاغوت یا کسی بھی باطل ہستی یا مرئی یا غیر مرئی وجود یا طاغوتی نظام اور اصول وطریق کو ماننا، ان کی اطاعت وپیروی کرنا یا ان کی حمایت ونصرت کرنا بھی کفر ہے۔

اسی طرح اللہ اور اس کے رسولؐ سے بڑھ کر تو کجا، ان کے بالمقابل بھی کسی بھی شے وہستی سے محبت کرنا، ان سے خوف کھانا اور ان سے امیدیں وابستہ رکھنا بھی کفر ہے، حتیٰ کہ ماں باپ اور آل واولاد سے بھی۔

اس طرح کفر اللہ تعالیٰ کے حکم وہدایت کی صرف خلاف ورزی ہی نہیں ہے بلکہ اس کی بخشی ہوئی بے شمار نعمتوں، اس کے عطا کردہ بے حساب احسانوں اور اس کی بے پایاں بخششوں کی ناشکری، احسان فراموشی اور نمک حرامی بھی ہے اور اپنے منعم، محسن، معطی، مہربان اور رحیم وکریم اللہ تعالیٰ سے بے وفائی، تمرد، غداری، سرتابی، سرکشی اور بغاوت بھی۔ علاوہ بریں خود اپنے آپ پر بھی ظلم وزیادتی ہے، اپنے آپ کو گمراہی کے عمیق غار میں دھکیل دینا ہے اور ہمیشہ کے لیے مایوس، ناکام اور نامراد ہو جانا ہے اور دائمی عذاب کا اپنے آپ کو مستحق بنانا ہے۔

کفر کی مختلف جہتیں اور صورتیں

کفر کی مختلف جہتیں اور صورتیں ہیں۔ مثلاً ---شرک، فسق، الحاد، دہریت، منافقت وغیرہ۔

شرک

اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی غیر اللہ کو شامل کرنا، اسے شریک وسہیم گردانا یا اللہ تعالیٰ کا مثیل، ہم سر اور مدمقابل قرار دینا شرک ہے۔ مثلاً کسی کو الوہیت پر فائز کرنا، الوہی مقام ومرتبہ عطا کرنا، الوہی صفات سے متصف قرار دینا یا اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد تجویز کرنا، کسی کو اس کا بیٹا بنانا وغیرہ شرک ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی بھی صفت کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے حق میں ثابت کرنا، اس کی خالقیت، مالکیت، حاکمیت، ربوبیت، قدرت، اقتدار، اختیار، غرض کہ کسی بھی حق میں کسی اور کو شریک کرنا، اسے سہیم گردانا، اس کے مثل قرار دینا، یا اس کے مدمقابل یا ہم سر ٹھیرانا، خواہ وہ کتنا ہی ادنیٰ درجہ میں کیوں نہ ہو، شرک ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت واطاعت کرنا، اس سے دعائیں مانگنا، اس سے مغفرت چاہنا، اس سے مدد واستعانت طلب کرنا، اس سے امیدیں وابستہ رکھنا اور اسے نفع و نقصان پہنچانے اور زندگی اور موت دینے پر قادر تصور کرنا، اسے مشکل کشا، حاجت روا، عالم الغیب وغیرہ سمجھنا، اس کے وضع کردہ اصول وقوانین، ضابطے اور طریقے کو اللہ تعالیٰ کے عنایت کردہ اصول وقوانین، ضابطے اور طریقے کی حیثیت دینا اور ان کی پیروی کرنا یا کسی غیر اللہ کے بنائے ہوئے دین وآئین کو ماننا اور اس کی پیروی کرنا شرک ہے۔

اسی طرح فال گیری، ٹونے ٹوٹکے، بت پرستی، اولیاء پرستی، مشائخ پرستی، قبر پرستی، آستانہ پرستی، نذر و نیاز اور نبیوں، ولیوں اور پیروں کو اللہ تعالیٰ کے یہاں سفارشی، زور آور اور با رسوخ سمجھنا وغیرہ شرک ہے۔

شرک سراسر جہالت، جھوٹ، افتراء، خلاف فطرت، جرم اور ظلم عظیم ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری، احسان فراموشی اور نمک حرامی ہے۔ اس لیے شرک کا ہر ایک عقیدہ دراصل اللہ تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کا انکار ہے اور اس کی ذات میں کسی نہ کسی نقص کا الزام ہے۔ لہٰذا، یہ کھلا کفر ہے۔

فسق

فسق اللہ کے احکام اور اس کی عبادت واطاعت سے انکار، انحراف، پہلوتہی اور روگردانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ اصول وقوانین، ضابطے اور طریقے کی پیروی سے انحراف کرنا، اس کے قائم کردہ حلال وحرام کا لحاظ رکھنے اور پیروی کرنے سے روگردانی کرنا، اسے حلال وحرام قرار نہ دینا وغیرہ فسق ہے۔ یہ تمام خصوصیات دراصل کافرانہ خصوصیات ہی ہیں۔ اس طرح فاسق دراصل کافر ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ایک ہی حیثیت قرار دی ہے۔ مثلاً ---

اور اس کے بعد جو کفر کرے وہی فاسق ہے۔ (النور:٥٥)

اور جس طرح اللہ کے حکم کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے کو کافر کہا گیا ہے، اسی طرح اللہ کے حکم کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے کو فاسق بھی کہا گیا ہے:

اور جو لوگ اللہ کے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔ (المائدۃ:٤٤)

اور جو لوگ اللہ کے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی فاسق ہیں۔ (المائدۃ:٤٧)

اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ خصوصیت دراصل شیطان ابلیس کی خصوصیت ہے

جو اللہ کے حکم سے سرتابی ہی کے نتیجے میں ہمیشہ کے لیے اللہ رب العزت کی بارگاہ سے ملعون اور مردود قرار پایا اور جہنم رسید ہو کر رہ گیا:

اور یاد کرو، جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا اس لیے اپنے رب کے حکم سے فسق کا ارتکاب کر گیا۔ (الکہف:٥٠)

الحاد ودہریت

الحاد کے لفظی معنی کج روی کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں اس کے معنی دین حق سے پھر جانے یا بے دینی کے ہیں۔ اس سے ہر وہ فعل مراد ہے جو راہ راست سے ہٹا ہوا اور ظلم کی تعریف میں آتا ہو۔ قرآن کے مطابق یہ لفظ کفر وشرک اور ہر طرح کے گناہوں کے لیے عام ہے۔ چنانچہ ملحد وہ ہے جو کافر وفاسق ہے جو دین حق سے پھرا ہوا یا بے دین ہے:

اور جو بھی یہاں الحاد اور ظلم اختیار کرے گا، اسے ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ (الحج:٢٥)

اسی طرح دہریت، اللہ کو نہ ماننا، الحاد اور مادہ پرستی ہے، دہریہ دراصل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا اور اس عالم کو ازلی اور ابدی تصور کرتا ہے، چنانچہ قیامت اور آخرت کو بھی نہیں مانتا ہے، اس طرح اس کے نزدیک دنیا ہی سب کچھ ہے، اس لیے وہ مادہ پرست ہوتا ہے:

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ”زندگی بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے، یہیں ہمیں مرنا اور جینا ہے اور گردش ایام کے سوا کوئی چیز نہیں ہے جو ہمیں ہلاک کرتی ہو۔“ درحقیقت اس معاملے میں ان کے پاس کوئی علم نہیں ہے۔ یہ محض گمان کی بنا پر باتیں کرتے ہیں۔ (الجاثیۃ:٢٤)

چنانچہ الحاد ودہریت بھی کفر ہے:

کافروں نے بڑے دعوے سے کہا کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ (التغابن:٧)

اب اگر تمہیں تعجب کرنا ہے تو تعجب کے قابل لوگوں کا یہ قول ہے کہ ”جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے؟“ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوئے ہیں۔ یہ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ (الرعد:٥)

منافقت

بظاہر ایمان واسلام کا اظہار اور بباطن کفر، شرک، فسق اور دہریت منافقت ہے۔ چنانچہ منافق وہ ہیں جو اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں۔ وہ ایمان کا

دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان کے اندرون میں ایمان نہیں ہوتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا دم تو بھرتے ہیں لیکن اطاعت سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ طاغوت سے کفر کرنے اور ان سے مجتنب رہنے کے بجائے ان ہی سے رجوع کرتے ہیں اور قرآن کے احکامات اور فیصلے کو ماننے سے منہ موڑ جاتے ہیں۔ وہ ایمان اور اسلام کے تئیں مذبذب ہوتے ہیں، نہ تو پوری طرح اسلام ہی کو اختیار کرتے ہیں اور نہ تو اپنے کافر ہونے کا واضح اعلان ہی کرتے ہیں، غرض کہ منافقت ایک بیماری اور گندگی ہے اور منافقین اسی بیماری اور گندگی کے لیے اپنے آپ کو وقف کیے ہوئے ہوتے ہیں:

منافق اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں۔ (آل عمران:١٦٧)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائے ہیں، حالاں کہ در حقیقت وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں، مگر دراصل وہ خود اپنے آپ ہی کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ (البقرة:٨-٩)

یہ (منافق) لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور ہم نے اطاعت قبول کی، مگر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ (اطاعت سے) منہ موڑ جاتا ہے۔ ایسے لوگ ہرگز مومن نہیں ہیں۔ جب ان کو بلایا جاتا ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف تا کہ رسولؐ ان کے مقدمے کا فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق روگردانی کر جاتا ہے۔ (النور:٤٧-٤٨)

تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اس کتاب (قرآن) پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں لیکن چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں، حالاں کہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان انہیں بھٹکا کر راہ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس (قرآن) کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسولؐ کی طرف تو ان منافقوں کو تم دیکھتے ہو کہ یہ تمہاری طرف آنے سے کتراتے ہیں۔ (النساء:٦٠-٦١)

(یہ منافق) کفر و ایمان کے درمیان مذبذب ہیں، نہ پورے اس طرف ہیں نہ پورے اس طرف۔ جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔ (النساء:١٤٣)

تم دیکھتے ہو کہ جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ ان ہی میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں ''ہمیں ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس نہ جائیں۔ (المائدة:٥٢)

تو تم ان (منافقوں) سے اعراض ہی کرو کیوں کہ یہ گندگی ہیں اور ان کا اصلی مقام جہنم ہے جو ان کی کمائی کے بدلے میں انہیں نصیب ہوگا۔ (التوبہ:٩٥)

یہ منافق دراصل فاسق اور کافر ہیں:

یقیناً یہ منافق ہی فاسق ہیں۔ (التوبہ:٦٧)

پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمہارے درمیان دو رائیں پائی جاتی ہیں حالاں کہ جو برائیاں انہوں نے کمائی ہیں ان کی بدولت اللہ انہیں الٹا پھیر چکا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ جسے اللہ نے ہدایت نہیں بخشی اسے تم ہدایت بخش دو؟ حالاں کہ جس کو اللہ نے راستہ سے بھٹکا دیا اس کے لیے تم راستہ نہیں پا سکتے۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ تا کہ تم اور وہ سب یکساں ہو جائیں۔ (النساء:٨٨-٨٩)

اللہ ان (منافقوں) کو ہرگز معاف نہ کرے گا۔ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا ہے۔ اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا۔ (التوبہ:٨٠)

ارتداد

دین اسلام سے پھر جانا ارتداد ہے۔ کوئی بھی شخص جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہے اور ان کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کرتا ہے بلکہ وہ دراصل اپنا ہی فائدہ کرتا ہے اور اپنے آپ کو نقصان سے بچاتا ہے۔ لہٰذا، اگر کوئی شخص اسلام سے پھر جاتا ہے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ جو کوئی بھی دین اسلام سے پھر جائے گا وہ کافر ہی ہوگا۔ لہٰذا، اس کا انجام بھی کافروں ہی کے ساتھ ہونا چاہیے:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) اللہ اور بہت سے لوگ ایسے پیدا کر دے گا، جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب ہوگا، جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اللہ وسیع ذرائع کا مالک ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ (المائدة:٥٤)

اور تم میں سے جو کوئی دین سے ارتداد اختیار کرے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا اس کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے۔ ایسے سب لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ (البقرة:٢١٧)

یکساں انجام

چوں کہ شرک، فسق، الحاد، دہریت، نفاق اور ارتداد سبھی کفر ہی کی مختلف جہتیں اور صورتیں ہیں، سبھی جہالت، گمراہی اور شیطان مردود کی ڈالی ہوئی نجاستیں ہیں، اس لیے کافر، مشرک،

فاسق، ملحد، دہریہ، منافق اور مرتد سبھوں کا انجام بھی ایک ہی ہے۔ ان سبھوں کے لیے ہدایت کے دروازے بند ہیں۔ سبھی اللہ اور دوسرے تمام لعنت کرنے والوں کی لعنتوں کے مستحق ہیں۔ سبھی بے یار و مددگار ہوں گے اور اللہ کے غضب و عتاب کے شکار ہوں گے۔ قائم رہنے والا ہمیشہ کے جہنم کا عذاب ان کا منتظر ہے جو نہایت ہی الم ناک سزا اور بہت ہی برا ٹھکانا ہے، جہاں نہ تو ان کی سزاؤں میں کوئی تخفیف ہوگی اور نہ ہی انہیں کوئی مہلت مل سکے گی۔ وہ وہاں ہر طرح سے ذلیل و خوار ہوں گے:

اور اللہ کو تو یہ ضرور دیکھنا ہی ہے کہ ایمان والے کون ہیں اور منافق کون۔ (العنکبوت:۱۱)

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدترین وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق کو ماننے سے انکار کردیا ہے پھر کسی طرح اسے قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ (الانفال:۵۵)

اور جس نے اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا۔ (النساء:۱۳۶)

بے شک جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، دراں حالیکہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنی کتاب میں بیان کرچکے ہیں، اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (البقرۃ:۱۵۹)

ان سے کہو! ''اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔'' پھر اگر وہ تمہاری دعوت قبول نہ کریں تو یقیناً یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ کافروں سے محبت کرے۔ (آل عمران:۳۲)

جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور کفر کی حالت ہی میں جان دی، ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اسی لعنت زدگی کی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے، نہ ان کے عذاب میں کوئی تخفیف ہوگی اور نہ انہیں پھر کوئی دوسری مہلت دی جائے گی۔ (البقرۃ:۱۶۱-۱۶۲)

تو جن لوگوں نے کفر کیا انہیں دنیا اور آخرت دونوں میں سخت سزا دوں گا اور وہ کوئی مددگار نہ پائیں گے۔ (آل عمران:۵۶)

اور جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ (الملک:۶)

بے شک اللہ کے یہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہوسکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔ (النساء:۱۱۶)

ان منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں کے لیے اللہ نے آتشِ دوزخ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہی ان کے لیے موزوں ہے۔ ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۔ (التوبۃ:۶۸)

اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ (التوبۃ:۲۴)

تو بے شک اللہ ہرگز فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا۔ (التوبۃ:۹۶)

اور جنھوں نے فسق اختیار کیا ہے ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں دھکیل دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو اب اسی آگ کا مزہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (السجدۃ:۲۰)

اب اگر تمہیں تعجب کرنا ہے تو تعجب کے قابل لوگوں کا یہ قول ہے کہ ''جب ہم مر کر مٹی ہوجائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے؟'' یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوئے ہوں گے۔ یہ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ (الرعد:۵)

جو لوگ بس اسی دنیا کی زندگی اور اس کی زینتوں کے طالب ہوتے ہیں ان کے اعمال کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی ہے، مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے (جہنم کی) آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (ہود:۱۵-۱۶)

بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ جمع کرنے والا ہے۔ (النساء: ۱۴۰)

بے شک منافقین جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ (النساء:۱۴۵)

جو لوگ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ سے کفر کرتے ہیں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (العنکبوت:۵۲)

اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا اس کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہوجائیں گے۔ ایسے سب لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے۔ (البقرۃ:۲۱۷)

یقین جانو جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلے میں سرکشی کی ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے۔ ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا۔ مجرموں کو ہمارے یہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔ ان کے لیے تو جہنم کا بچھونا ہوگا اور جہنم ہی کا اوڑھنا۔ یہ وہ جزا ہے جو ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں۔ بخلاف اس کے جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا ہے اور صالح عمل کیے ہیں --- اور اس باب میں ہم ہر ایک کو اس کی استطاعت ہی کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں --- وہ اہل جنت ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (الاعراف:۴۰-۴۲)

جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے، انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تا کہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھیں، اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں کو عمل میں لانے کی حکمت خوب جانتا ہے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک عمل کیے ان کو ہم ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔ (النساء: ۵۶-۵۷)

اسی کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے۔ یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے۔ بے شک پیدائش کی ابتدا وہی کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا تا کہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے صالح عمل کیے ان کو انصاف کے ساتھ جزا دے۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ کھولتا ہوا پانی پییں اور دردناک سزا بھگتیں اس کفر کی پاداش میں جو وہ کرتے رہے ہیں۔ (یونس: ۴)

☆☆☆

باب—۷

علم و عقل

دنیا میں گمراہی اور بے راہ روی کے بہت سارے اسباب ہیں۔ یہ تمام اسباب جہالت، لاعلمی، بے عقلی اور نادانی پر مبنی ہیں۔ ان میں سے چند بڑے بڑے اسباب کو دو زمروں میں رکھا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ایک زمرے کی بنیاد میں نفس پرستی اور نفس پروری ہے جس کے نتیجے میں دنیاوی متاع اور حرص و ہوس کا شکار ہونا ہے۔ چنانچہ لوگ ناپائیدار دنیاوی مال و متاع، عیش و عشرت، نام و نمود، عہدہ و منصب اور جاہ و حشمت کے جال میں پھنس کر آخرت اور اس کے پائیدار فائدے اور بھلائی، اس کی حقیقی فلاح و سلامتی اور اس کی حقیقی کامیابی و کامرانی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اور اس دنیا کی چند روزہ ناپائیدار زندگی کی خوشیوں اور لذتوں کے عوض آخرت کی ہمیشہ کی زندگی برباد کر ڈالتے ہیں اور جنت اور اس کی بیش بہا نعمتوں سے محروم ہی نہیں ہو جاتے بلکہ جہنم کے عذاب کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ حالاں کہ علم و عقل کا تقاضا تو یہی ہے کہ انسان آخرت کی حقیقی، پائیدار اور لافانی خوش حالی، لطف و لذت، فلاح و کامرانی اور سرخ روئی و کامیابی کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد و محور بنائے۔ یہ دنیا انسان کو بخشی ہی گئی ہے اس لیے کہ یہاں وہ اپنی آخرت کو بنانے اور سنوارنے میں اپنی عمر عزیز کو صرف کرے:

اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں بس محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔ (آل عمران: ۱۸۵)

تم لوگوں کو یہاں جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی تر ہے۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ (القصص: ۶۰)

دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور ایک تماشا ہے۔ حقیقت میں آخرت ہی کا مقام ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ سے ڈرنے والے ہوں اور خسران سے بچنا چاہتے ہوں۔ پھر کیا تم لوگ عقل سے کام نہ لو گے۔ (الانعام: ۳۲)

لوگو! بچو اپنے رب کے غضب سے اور ڈرو اس دن سے جب کہ کوئی باپ بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی اپنے باپ کی طرف سے کچھ بدلہ دینے والا ہو گا۔ فی الواقع اللہ کا وعدہ سچا ہے تو یہ دنیا کی زندگی تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ باز تم کو اللہ کے معاملے میں دھوکہ دینے پائے۔ (لقمان: ۳۳)

دوسرے زمرے کی بنیاد میں اندھی تقلید ہے۔ چنانچہ گھروں اور خاندانوں میں، ماحول اور معاشروں میں، مجلسوں اور انجمنوں میں، جماعتوں اور اداروں میں اور قوموں اور قبیلوں میں مروج بے بنیاد، بے اصل، غلط اور جھوٹے کافرانہ، مشرکانہ، فاسقانہ، ملحدانہ اور منافقانہ عقائد و افکار، اصول و نظریات، اعمال و اشغال، رسم و رواج اور طور و طریقے کی نہ صرف اندھی تقلید کی جاتی ہے، بلکہ غیر قوموں اور قبیلوں سے بھی خوب خوب خوشہ چینی کی جاتی ہے حتیٰ کہ علم کے بغیر اور عقل کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان کے حق میں بحثیں بھی پیش کی جاتی ہیں اور انہیں حق بجانب ثابت کرنے کے لیے دوراز کار اور پوچ دلیلیں بھی وضع کر لی جاتی ہیں، یہاں تک کہ ان میں بعض کو مذہبی تقدس بھی بخش دیا جاتا ہے اور عبادت کا اہم اور لازمی جزو بھی قرار دے لیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے علم و ہدایت اور ترغیب و نصیحت کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے اور ان سے بے اعتنائی برتی جاتی ہے:

ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو احکام نازل کیے ہیں ان کی پیروی کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اسی طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اچھا اگر ان کے باپ دادا نے عقل سے کچھ بھی کام نہ لیا ہو اور ہدایت نہ پائی ہو تو پھر بھی یہ ان ہی کی پیروی کیے چلے جائیں گے۔ (البقرۃ:۱۷۰)

کچھ لوگ تو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی علم ہو یا ہدایت یا کوئی روشنی دکھانے والی کتاب۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اس چیز کی جو اللہ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا یہ انہیں کی پیروی کریں گے خواہ شیطان ان کو بھڑکتی ہوئی آگ ہی کی طرف کیوں نہ بلاتا رہا ہو۔ (لقمان:۲۰-۲۱)

غرض کہ اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایات سے روگردانی کرتے ہوئے اس عارضی اور بے ثبات دنیا پر، جو بظاہر مزین و پر رونق اور حسین و رنگین ہے، فریفتہ ہونا اور اسی کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دینا سراسر جہالت، لاعلمی، بے بصیرتی، اور بے وقوفی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

عقل و ہوش مندی کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان اپنے خالق و مالک کے بخشے ہوئے حقیقی علم و دانش سے بھری پوری کتاب کی طرف رجوع کرے جو واحد ذریعۂ علم و حکمت اور نور و ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان و عمل صالح، کفر و معصیت، نیکی و بدی، حق و باطل، حلال و حرام، مفید و مضر، ہر چیز سے متعلق علم و ہدایت اور نصیحت و تنبیہ واضح طور پر اپنی کتاب میں بیان فرما دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب اور اس کے نتیجے میں عذاب و خسران سے بچا جا سکے اور اس کی رضا و خوشنودی اور اس کے نتیجے میں فلاح و کامرانی حاصل کی جا سکے:

قرآن لوگوں کے لیے سراسر ہدایت اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ (البقرۃ:۱۸۵)

لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلیل آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور بھیج دیا ہے۔ (النساء:۱۷۴)

اور ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کر دی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لیے جو مسلم ہیں۔ (النحل:۸۹)

ہم ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب لے آئے ہیں جس کو ہم نے علم میں مفصل بنایا ہے اور جو ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ (الاعراف:۵۲)

تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آ گیا ہے اور ایسی حق نما کتاب جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کی راہیں بتاتا ہے اور اپنے اذن سے ان کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور صراط مستقیم کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ (المائدۃ:۱۵-۱۶)

یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے اور ان ایمان والوں کو جو صالح عمل کرتے ہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے اجر عظیم ہے۔ اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہ لائیں ان کے لیے ہم نے الم ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (بنی اسرائیل:۹-۱۰)

تو اے عقل مندو! اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو تا کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ (المائدۃ:۱۰۰)

یہ ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ ان لوگوں کو اس کے ذریعہ سے خبردار کر دیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں الٰہ بس ایک ہی ہے اور جو عقل رکھتے ہیں وہ ہوش میں آ جائیں۔ (ابراہیم:۵۲)

اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے آیات بیان کرتا ہے تا کہ تم عقل سے کام لو۔ (النور:۶۱)

جو لوگ علم میں راسخ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ''ہمارا ان پر ایمان ہے، یہ سب ہمارے رب ہی کی طرف سے ہیں۔'' اور نصیحت تو صرف عقل مند ہی حاصل کرتے ہیں۔ (آل عمران:۷)

ان سے پوچھو! کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں۔ (الزمر:۹)

ہم نے تمہیں صاف صاف ہدایات دے دی ہیں، اگر تم عقل رکھتے ہو۔ (آل عمران:۱۱۸)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ بے شک اللہ زبردست اور درگزر کرنے والا ہے۔ (فاطر:۲۸)

ایسی روشن اور واضح تعلیمات و ہدایات اور صراط مستقیم و سبل السلام کا انکار کرنا اور ان سے منحرف ہونا

یا ان سے بے اعتنائی برتنا صاحبِ علم وعقل، شعور وفہم اور دانا وبینا کا کام ہو ہی نہیں سکتا بلکہ یہ ان ظالموں، فاسقوں، کافروں، مشرکوں اور ملحدوں ہی کا کام ہے جو جاہل، اجڈ اور احمق ہیں جو اپنے علم وعقل اور شعور وفہم کو مطلق استعمال نہیں کرتے۔ ظاہر ہے ایسے لوگ بدترین خلائق ہیں بلکہ جانوروں سے بھی گئے گزرے اور ایسی نجاستوں میں مبتلا ہوتے ہیں جن سے نکلنا ان کے لیے کسی طرح ممکن نہیں ہوتا:

> ہم نے تمہاری طرف ایسی آیات نازل کی ہیں جو حق کا واضح اظہار کرنے والی ہیں۔ اور اس (کی تعلیمات، ہدایات اور احکامات کی پیروی) سے وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو فاسق ہیں ۔ (البقرۃ:۹۹)

> بے شک اللہ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ (الانفال:۲۲)

> کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ سے بھٹکے ہوئے۔ (الفرقان:۴۴)

> اور وہ ان پر نجاست ڈال دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ (یونس:۱۰۰)

حقیقی مومن

مومن فی الحقیقت وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر صدق دل سے ایمان لائے، پھر اس میں ذرا بھی شک نہ کرے، تذبذب وکشمکش کا شکار نہ ہو، اپنے آپ کو کلی طور پر اللہ تعالیٰ کے حوالے کردے اور صبر واستقلال کے ساتھ اس پر ثابت قدم رہے، اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارے، اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہر حکم اور ہدایت کی بے چوں وچرا تعمیل کرے اور اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے کامیابی اور جنت کی بشارت ہے اور ایسے ہی لوگ اللہ کے دوست ہیں جو اس کی لازوال، بے مثال اور باکمال نعمتوں سے نوازے جائیں گے:

> حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے پھر انھوں نے کوئی شک نہ کیا اور اپنی جانوں اور اپنے مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہی سچے لوگ ہیں۔ (الحجرات:۱۵)

> اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور حکم سننے کے بعد ان سے سرتابی نہ کرو۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا کہ ہم نے سنا، حالاں کہ وہ نہیں سنتے، یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ (الانفال:۲۰-۲۲)

> اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی پکار پر لبیک کہو جب کہ رسولؐ تمہیں اس چیز کی طرف بلاتے ہیں جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔ اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے

> دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔ اور بچو اس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف ان ہی لوگوں تک محدود نہیں رہے گی جنھوں نے تم میں سے گناہ کیا ہو۔ اور جان رکھو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (الانفال:۲۴-۲۵)

> سنو! جو اللہ کے دوست ہیں، جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، ان کے لیے کسی خوف اور کسی رنج کا موقع نہیں ہے۔ دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں ان کے لیے بشارت ہی بشارت ہے۔ اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (یونس:۶۲-۶۴)

> بلاشبہ ایمان لانے والے ہوں، یہودی ہوں، نصاریٰ ہوں یا صابی جو بھی اللہ اور یوم آخر پر ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور اس کے لیے کسی خوف اور کسی رنج کا موقع نہیں ہے۔ (البقرۃ:۶۲)

> جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ "نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔ وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی، یہ ہے سامان ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور ورحیم ہے۔ اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف (لوگوں کو) بلایا اور (خود بھی) نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ (حم السجدۃ:۳۰-۳۳)

بلاشبہ بڑے نصیبے والے اور قابل مبارک باد ہیں وہ لوگ جو کلمۂ شہادت کو اس کے حقائق اور اس کے تقاضوں کو اچھی طرح جان کر اور اچھی طرح سمجھ بوجھ کر قبول کرلیں اور اس پر تا حیات استقامت دکھائیں---اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ.

اے اللہ! ہم میں سے جس کسی کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کسی کو ہم میں سے موت دے اسے ایمان کی حالت میں موت دے۔

☆☆☆

حقیقی مقصد حیات اور اس کے تقاضوں سے
روشناس کرانے والی، حق و باطل کو دوٹوک انداز میں
واضح کرنے والی، صالح فکر و عمل
کی داعی اور اسلام کا جامع تعارف پیش کرنے والی

تفسیر قرآن

توضیح
قرآن کریم

جلد اول

از

محمد افضل احمد

ملنے کا پتہ

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

فون: 23284740/23282550 فیکس:23267510

☆ دنیا میں عالم انسانیت کا نظام کن عقائد و اصول اور قوانین وضوابط کے مطابق اور کیسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہونا چاہیے۔

☆ ماضی سے لے کر حال تک اس نظام کی صورت حال بالفعل کیا رہی ہے اور کیسے لوگ اس پر قابض اور متصرف رہے ہیں۔

☆ امت مسلمہ کا اس تعلق سے کیا تعامل رہا ہے اور اس کے کیا نتائج سامنے آتے رہے ہیں۔

☆ عالم انسانیت کو انسانوں کی غلامی اور ان کے ظلم و جبر سے نجات پانے اور اللہ تعالیٰ کے دامن رحمت و برکت سے فیضیاب ہونے کے لیے کیا کچھ جانا امت مسلمہ پر لازم ہے وغیرہ جیسے اہم موضوعات سے متعلق چشم کشا کتاب:

نظام عالم
اور
اُمت مسلمہ

از

محمد افضل احمد

ملنے کا پتہ

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

فون: 23284740/23282550 فیکس:23267510

تصوف اور اس کے اجزائے ترکیبی کی اصلی اور حقیقی صورت حال
مسلمانوں کے درمیان اس کے نفوذ اور اس کی ارتقائی منزلوں کی نشاندہی
اور اس کے اثرات اور اسلام سے اس کے معاندانہ اور مخالفانہ رویے
اور اس کے نقصانات کا بے لاگ تجزیہ پیش کرتی ہے:

تصوف ایک باطل مذہب

از

محمد افضل احمد

ملنے کا پتہ

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

فون: 23284740/23282550 فیکس:23267510